باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان
ABC CERTIFIED
Daily AAINA Quetta
روزنامہ آئینہ کوئٹہ
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر: فہیم الزمان ملاخیل
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 ✲ Daily.aaina94@gmail.com
جلد نمبر 30 | بروز جمعرات 08 اکتوبر 2026ء، 1448 ہجری | قیمت 05 روپے | شمارہ نمبر 272

سندھ طاس معاہدے کو یکطرفہ طور پر معطل یا غیر موثر نہیں کیا جا سکتا، صدر

عوام کی قوت کو سائنس، ٹیکنالوجی اور موثر منصوبہ بندی کے ساتھ یکجا کرکے بہتر طور تیار پاکستان تعمیر کر سکتے ہیں، آصف علی زرداری کا یوم قومی استقامت کے موقع پر پیغام

تاہم اس موقع پر پاکستانی عوام اور اداروں کی جانب سے دکھایا جانے والا غیر معمولی جذبہ ہمدردی، اجتماعی قوت اور بین الاقوامی شراکت داروں کی معاونت بھی ہماری یادوں کا اہم حصہ ہے

اسلام آباد (جی این ایم) صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ سندھ طاس معاہدے کو یکطرفہ طور پر معطل یا غیر موثر نہیں کیا جا سکتا، پانی کو ہتھیار یا سیاسی دباؤ کے ذرائع کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان صدر میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں صدر آصف علی زرداری نے یو این سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس کو "نشان امتیاز" سے نوازا۔ اس موقع پر صدر آصف

بقیہ 1 صفحہ 3 پر

قائم مقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر کی وزیراعلیٰ بلوچستان سے ملاقات

بلوچستان ملک کا ایک اہم مگر نسبتاً پسماندہ صوبہ ہے، اس لیے صوبے کی پائیدار ترقی، خوشحالی اور عوامی فلاح موجودہ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے

پاک چین اقتصادی راہداری (CPEC) اور گوادر نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے پاکستان کے لیے معاشی ترقی کے اہم مراکز ثابت ہو سکتے ہیں

کوئٹہ (اے این این) قائم مقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی سے ملاقات کی۔ ملاقات میں ملک کی مجموعی سیاسی و معاشی صورتحال، بالخصوص بلوچستان میں امن و امان، سیکیورٹی، معاشی ترقی، عوامی ریلیف، صوبے کی ترقیاتی ضروریات اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران بلوچستان میں ترقی اور

بقیہ 2 صفحہ 3 پر

اسلام آباد: وزیراعظم محمد شہباز شریف سے وفاقی وزیر برائے امور کشمیر و گلگت بلتستان امیر مقام ملاقات کر رہے ہیں

موسمیاتی تبدیلی کیلئے پیشگی تیاری مؤثر بنائی جائے

وزیراعظم شہباز شریف

سیلاب، زلزلوں، لینڈ سلائیڈنگ، جنگلات میں آتشزدگی، وباؤں اور سموگ جیسی قدرتی آفات ہمارے عزم و حوصلے کیلئے باعث امتحان ہیں، شہباز شریف کا قومی یوم استقامت کے موقع پر پیغام

پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں شامل ہے حالانکہ عالمی سطح پر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں پاکستان کا حصہ نہایت کم ہے

اسلام آباد (ویب نیوز) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے قدرتی آفات پر عوام کے اجتماعی اور ہمدردانہ ردعمل کو قابل فخر قومی کردار کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت کی قومی ترجیحات میں مرکزی حیثیت کو یقینی

بقیہ 3 صفحہ 3 پر

موجودہ حالات میں ملک کسی بھی سیاسی مہم جوئی کا متحمل نہیں ہو سکتا، علیم خان

وطن عزیز کو اس وقت سیاسی محاذ آرائی نہیں، قومی یکجہتی کی ضرورت ہے، وزیر مواصلات

اسلام آباد (بی پی آئی) وفاقی وزیر مواصلات عبدالعلیم خان نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں ملک کسی بھی سیاسی مہم جوئی کا متحمل نہیں ہو سکتا، قومی سلامتی اور ملکی امن کو سیاسی مفادات کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے، وطن عزیز کو اس وقت سیاسی محاذ آرائی نہیں، قومی یکجہتی کی ضرورت ہے۔ بدھ کو اپنے ایک بیان میں عبدالعلیم خان نے

بقیہ 4 صفحہ 3 پر

پاکستان اندرونی حالات کی وجہ سے مشکل صورتحال سے دوچار ہے، محمود اچکزئی

پاکستان اندرونی حالات کی وجہ سے مشکل صورتحال سے دوچار ہے، مسائل کے حل کے لیے عمران خان سے ملاقات ضروری ہے، چیئرمین

خیبر پختونخوا میں گورنر راج نافذ کیا گیا تو ہر چوراہا بند کر دیں گے، شہباز حکومت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں، ژوب جلسے سے خطاب

ژوب (یو این اے) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے چیئرمین اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر محمود خان اچکزئی نے کہا ہے کہ پاکستان خارجی دشمنوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اندرونی حالات کے باعث مشکل صورتحال سے دوچار ہے، ملک کو ٹوٹنے اور جوڑنے کے دوراہے پر کھڑا کر دیا گیا ہے، تمام سیاسی جماعتیں آئین کی بالادستی پر متفق ہوں، سیاسی بحران کا حل مذاکرات اور آئین کی بالادستی

بقیہ 5 صفحہ 3 پر

40 سے 50 ہزار دہشت گردوں کی آبادکاری بدامنی کی بنیادی وجہ ہے، حنیف عباسی

عوام کو وفاق سے 8500 ارب ہڑپ کرنے والی کے پی حکومت کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا، وفاقی وزیر ریلوے

اسلام آباد (بی پی آئی) وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے کہا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف بیرونی ایجنڈے کے تحت ملک پر مسلط کی گئی جس کا افغانستان میں موجود وار لارڈز کے گٹھ جوڑ کے ساتھ گہرا تعلق اب بے نقاب ہو چکا ہے، خیبر پختونخوا کی حکومت دہشت گردی کے خلاف صف آرا ہونے کے بجائے دہشت گردوں کی سہولت کار بن چکی ہے، وفاق کے پی کے غیور عوام کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا اور اگر موجودہ صوبائی حکومت کو مزید وقت دیا گیا تو وہاں عوام کی جان، مال اور عزت کا تحفظ ناممکن ہو

بقیہ 6 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، بلوچستان ریونیو اتھارٹی اور اسپیشل ڈویلپمنٹ انیشی ایٹوز کے درمیان اہم اجلاس

کوئٹہ (بی پی آئی) بلوچستان ریونیو اتھارٹی (BRA) کے ممبر آپریشنز اور اسپیشل ڈویلپمنٹ انیشی ایٹوز (SDI) کے پروگرام ڈائریکٹر کے درمیان ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں

بقیہ 7 صفحہ 3 پر

پی ٹی آئی حکومت کی صوبے میں دہشتگردوں سے ملی بھگت کے شواہد موجود ہیں، خواجہ آصف

خیبر پختونخوا حکومت کی صوبے میں دہشت گردی سے مکمل لاتعلقی اور مجرمانہ بے حسی جاری ہے

اسلام آباد (بی پی آئی) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کی صوبے میں دہشت گردی سے مکمل لاتعلقی اور مجرمانہ بے حسی جاری ہے، سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر جاری بیان

بقیہ 8 صفحہ 3 پر

پاکستان کو ایک ٹریلین ڈالر معیشت کے ہر شعبے کو فعال کرنا ہوگا، وفاقی وزیر

برآمدات میں نمایاں اور پائیدار اضافے کے بغیر پائیدار معاشی ترقی ممکن نہیں، احسن اقبال

اسلام آباد (بی پی آئی) وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان کو ایک ٹریلین ڈالر معیشت کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ہر شعبے کو فعال کرنا ہوگا، برآمدات میں نمایاں اور پائیدار اضافے کے بغیر پائیدار معاشی ترقی ممکن نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے

بقیہ 9 صفحہ 3 پر

بیلہ، ایس ایچ او بیلہ اور محمد کمانڈو کی کامیاب کارروائی، موٹر سائیکل چور گرفتار اور مسروقہ بائیک برآمد

بیلہ (بی پی آئی) ایس ایس پی لسبیلہ کی ہدایت پر پولیس نے کامیاب کارروائی کرتے ہوئے موٹر سائیکل چور کو گرفتار کر کے چوری شدہ موٹر سائیکل برآمد کر لی

بقیہ 10 صفحہ 3 پر

ملک کا تنخواہ دار طبقہ انکم ٹیکس دینے میں ریٹیل اور رئیل اسٹیٹ سیکٹر سے آگے

تنخواہ دار طبقے نے ریٹیل اور رئیل اسٹیٹ سے 90 ارب روپے زیادہ ٹیکس دیا، ذرائع

اسلام آباد (بی پی آئی) ملک میں تنخواہ دار طبقے نے انکم ٹیکس دینے میں ریٹیلرز اور رئیل اسٹیٹ سیکٹر کو ایک بار پھر پیچھے چھوڑ دیا۔ ذرائع کے مطابق تنخواہ دار طبقے نے ریٹیلرز اور رئیل اسٹیٹ سے 90 ارب روپے زیادہ ٹیکس دیا جو 144 ارب روپے ہے، رئیل اسٹیٹ سے انکم ٹیکس وصولی 38 فیصد کمی سے 35.2 ارب روپے رہ گئی، اس سیکٹر سے ٹیکس وصولی گزشتہ سال کے مقابلے 22 ارب روپے کم رہی۔ ایف بی آر ذرائع کے مطابق

بقیہ 11 صفحہ 3 پر

راولپنڈی، فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر سے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس ملاقات کر رہے ہیں

اسلام آباد: وزیراعظم محمد شہباز شریف ایکس ٹو فنانس کے حوالے سے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ژوب میں جدید آئی ٹی ہب: نوجوانوں کیلیے روزگار کا نیا آغاز

ژوب کا نیا آئی ٹی سینٹر علاقے میں روزگار کے نئے اور بہتر مواقع پیدا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوگا

ژوب (بی پی آئی) بلوچستان کے ضلع ژوب میں جدید آئی ٹی ہب کا قیام نوجوانوں کو ڈیجیٹل دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور روزگار کے نئے مواقع فراہم کرنے کی جانب اہم پیشرفت ہے، جدید سہولیات سے آراستہ یہ مرکز نوجوانوں کو نئے ہنر سیکھنے اور ٹیکنالوجی سے منسلک ہونے کے مواقع فراہم کرے گا۔ پاک فوج، ایف سی بلوچستان اور حکومتی تعاون سے اس اہم منصوبے کو بلوچستان اسپیشل ڈویلپمنٹ انیشی ایٹو کے تحت مکمل کیا گیا ہے۔ منصوبے کا مقصد ژوب کے نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل مہارتوں تک

بقیہ 12 صفحہ 3 پر

گوادر، موبائل فون کی دکان میں دھماکے کے نتیجے میں باپ بیٹے سمیت تین افراد زخمی

گوادر (بی پی آئی) گوادر شہر میں موبائل فون کی ایک دکان کے اندر ہونے والے دھماکے کے نتیجے میں تین افراد زخمی ہو گئے ہیں، جنہیں فوری طور پر طبی امداد کے لیے اسپتال منتقل کر دیا

بقیہ 13 صفحہ 3 پر

بیریئر ہٹانے کے کیس میں ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ پر فرد جرم عائد

میرے پاس جیل والوں کی رپورٹس پڑی ہوئی ہیں، جج طاہر عباس سپرا

اسلام آباد (بی پی آئی) انسداد دہشت گردی عدالت میں ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ کے خلاف بیریئر ہٹانے کے کیس میں ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ پر فرد جرم عائد کر دی۔ انسداد دہشت گردی عدالت میں ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ کے خلاف بیریئر ہٹانے کے کیس کی سماعت ہوئی، جج طاہر عباس سپرا نے کیس کی سماعت کی۔ ڈاکٹر

بقیہ 14 صفحہ 3 پر

خیبر پختونخوا میں شہری صوبائی حکومت کیخلاف سڑکوں پر نکل آئے

مظاہرین کا صوبائی حکومت سے خیبر پختونخوا میں امن قائم کرنے کیلئے عملی اور ٹھوس اقدامات اٹھانے کا مطالبہ

پشاور (بی پی آئی) خیبر پختونخوا میں مہنگائی، بے روزگاری اور امن و امان کی ابتر صورتحال، شہری صوبائی حکومت کیخلاف سڑکوں پر نکل آئے۔ مالاکنڈ کی تحصیل درگئی میں متحدہ ٹریڈ یونین اور پیپلز پارٹی کی جانب سے مہنگائی، بیروزگاری اور لوڈ شیڈنگ کیخلاف شدید احتجاج کیا گیا جس میں متحدہ ٹریڈ یونین کے صدر اسفند یار خان، جنرل سیکرٹری غلام حسین سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین نے ٹائر جلا کر مہنگائی، بیروزگاری،

بقیہ 17 صفحہ 3 پر

دکی، کوئلے کی بند کان سے دو بھائیوں کی لاشیں برآمد

دکی (بی پی آئی) دکی کے علاقے میں کوئلے کی ایک بند کان سے دو سگے بھائیوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں، جن کے بارے میں پولیس اور ذرائع کا کہنا ہے کہ وہ کان میں زہریلی گیس بھر

بقیہ 16 صفحہ 3 پر

پاکستان کی سفارتی کامیابی، اقوام متحدہ میں پانی اور صفائی ستھرائی کیا انسانی حق سے متعلق قرارداد منظور

مشترکہ پانیوں پر تعاون ہمسایہ ممالک کے درمیان کسی احسان یا رعایت کا معاملہ نہیں بلکہ مشترکہ ذمہ داری ہے، عدیل کھوکھر

جنیوا (بی پی آئی) جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں محفوظ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کے انسانی حق سے متعلق قرارداد منظور کر لی گئی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق پانی کے سرحد پار تعاون سے متعلق پاکستان کو اہم سفارتی کامیابی ملی ہے، پاکستان کی سفارتی کوششوں سے پہلی بار قرارداد میں پانی کے سرحد پار تعاون کا واضح حوالہ شامل کیا گیا ہے۔ قرارداد جرمنی اور اسپین کی جانب سے پیش کی گئی، پاکستان نے سرحد پار آبی تعاون کو قرارداد کے حتمی متن میں رکھنے کیلئے فعال کردار ادا کیا، بھارت نے قرارداد سے سرحد پار آبی تعاون کا

بقیہ 15 صفحہ 3 پر

اسلام آباد ہائی کورٹ نے قتل اور اغوا کی ملزمہ کو 5 لاکھ کے مچلکوں کے عوض ضمانت دیدی

ملزمہ کا قتل میں کوئی براہ راست و مخصوص کردار سامنے نہیں آیا، اسلام آباد ہائی کورٹ کا تحریری فیصلہ جاری

اسلام آباد (بی پی آئی) اسلام آباد ہائی کورٹ نے قتل اور اغوا کیس میں گرفتار ملزمہ کی بعد از گرفتاری ضمانت منظور کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ ملزمہ کا قتل میں کوئی براہ راست و مخصوص کردار سامنے نہیں آیا۔ جسٹس شاہ رخ ارجمند نے 5 لاکھ روپے کے مچلکوں کے عوض ملزمہ ماہ نور شاہد کی ضمانت منظور کرتے ہوئے تحریری فیصلہ جاری کر

بقیہ 19 صفحہ 3 پر

نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایک نوجوان جاں بحق، کلی شموزئی بائی پاس سے لاش برآمد

کوئٹہ (بی پی آئی) کوئٹہ کے علاقے کلی شموزئی بائی پاس پر نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک نوجوان جاں بحق ہو گیا ہے۔ پولیس کے مطابق علاقے سے ایک لاش برآمد ہوئی ہے جس

بقیہ 18 صفحہ 3 پر

مسقط، وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف عمانی وزیر ڈاکٹر خلفان بن سعید بن مبارک الشعیلی سے ملاقات کر رہی ہیں

پاکستان کی معاشی بہتری کا عالمی مالیاتی ادارے بھی اعتراف کر رہے ہیں، اورنگزیب

مائیکروفنانس شعبہ مالی شمولیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، مائیکروفنانس اداروں کے ذریعے چھوٹے کاروباروں کو فروغ دیا جا سکتا ہے

ڈیجیٹل مالیاتی خدمات مائیکروفنانس کے فروغ میں اہم ذریعہ ہیں، مشرق وسطیٰ کی صورت حال سے عالمی معیشت متاثر ہوئی۔

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ پاکستان کی معاشی بہتری کا عالمی مالیاتی ادارے بھی اعتراف کر رہے ہیں، حکومتی توجہ معاشی استحکام کے ساتھ ادارہ جاتی اصلاحات پر بھی ہے۔ وہ دسویں سالانہ مائیکروفنانس کانفرنس سے ورچوئل خطاب کر رہے تھے۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا کہ مائیکروفنانس شعبہ مالی شمولیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے،

بقیہ 21 صفحہ 3 پر

ریاست کو یرغمال بنا کر کسی مطالبے کو نہیں منوایا جا سکتا، رانا ثنا اللہ

4 اکتوبر سے اب تک پی ٹی آئی صرف چند ہزار افراد جمع کر سکی، پی ٹی آئی ذاتی مفادات چھوڑ کر مذاکرات کی طرف آئے، مشیر وزیراعظم

مذاکرات میں پیدا ہونے والے ڈیڈلاک کو غلط انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ افغان رجیم کو باور کرایا گیا ہے کہ اپنی سرزمین پاکستان کیخلاف استعمال نہ ہونے دے

اسلام آباد (جی این ایم) وزیراعظم کے مشیر برائے سیاسی امور رانا ثنا اللہ نے کہا ہے کہ ذاتی ایجنڈے کو قومی مفاد پر ترجیح نہ دی جائے، مذاکرات کیلئے حکومت کی جانب سے دروازے کھلے ہیں، ریاست کو یرغمال بنا کر اور سیاسی عدم استحکام کے رویے سے کسی بھی مطالبے کو منوایا نہیں جا سکتا، مذاکرات میں ڈیڈلاک کا باعث بننے والی بات کو غلط پیش کیا جا رہا ہے، خیبر پختونخوا میں کوئی نیا

بقیہ 20 صفحہ 3 پر

اسلام آباد پولیس کے افسران اور اہلکاروں کے لیے نئی سوشل میڈیا پالیسی جاری

اسلام آباد (بی پی آئی) اسلام آباد پولیس کے تمام افسران اور اہلکاروں کے لیے نئی سوشل میڈیا پالیسی جاری کر دی۔ اسلام آباد پولیس کے تمام رینکس کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال پر

بقیہ 22 صفحہ 3 پر

صوابی، ایم پی اے عبدالکریم خان تورڈھیر کے گھر اور حجرے پر فائرنگ، بھائی اور 3 سیکیورٹی گارڈز اغوا

حملہ آوروں نے گاڑیوں پر فائرنگ کی، سی سی ٹی وی کیمرے اور ڈی وی آر بھی ساتھ لے گئے، جنید اکبر

صوابی (بی پی آئی) صوابی میں ایم پی اے عبدالکریم خان تورڈھیر کے گھر اور حجرے پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کر دی، پولیس کے مطابق ایم پی اے موقع پر موجود نہیں تھے۔ پولیس کے مطابق نامعلوم نقاب پوش افراد نے ایم پی اے کے بھائی عبدالناصر اور 3 سیکیورٹی گارڈز کو اغوا کر لیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ڈی ایس پی چھوٹا لاہور فضل شیر خان موقع پر پہنچے۔ پولیس کے مطابق حملہ آوروں نے ایم پی اے کے کزنز باچا خان، غنی رحمان اور سردار علی کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا جبکہ ایم پی اے کے بھائی عبدالناصر کو بھی ہراساں اور تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد اغوا کیا گیا۔ پولیس کے مطابق فائرنگ کے نتیجے میں 4 گاڑیوں کو نقصان پہنچا

بقیہ 23 صفحہ 3 پر

بشریٰ بی بی کی اپنے خلاف درج مقدمات کی تفصیلات دینے کی درخواست، جج کی سماعت سے معذرت

ذاتی حیثیت میں بطور وکیل اس کیس میں پیش ہوتا رہا، مناسب نہیں درخواست پر سماعت کا حصہ بنوں، جج

راولپنڈی (بی پی آئی) بشریٰ بی بی نے 2023 میں دائر مقدمات کی تفصیلات فراہم کرنے کے لیے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دائر کر دی تاہم جسٹس امجد پرویز نے درخواست پر سماعت سے معذرت کر لی۔ بدھ کو چیف جسٹس مس عالیہ نیلم اور جسٹس امجد پرویز پر مشتمل دو رکنی بنچ نے بشریٰ بی بی کی درخواست پر سماعت کی۔ درخواست گزار بشریٰ بی بی کی جانب سے ایڈووکیٹ آصف شہزاد ساہی پیش ہوئے۔ جسٹس امجد پرویز نے کہا کہ میں ذاتی حیثیت میں بطور وکیل اس کیس میں پیش ہوتا رہا ہوں اس لیے مناسب نہیں کہ میں اس

بقیہ 30 صفحہ 3 پر

انسداد پولیو مہم مکمل 113 اضلاع میں دو کروڑ 93 لاکھ بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے گئے

اسلام آباد (بی پی آئی) ملک کے 113 اضلاع میں ذیلی انسداد پولیو مہم مکمل ہو گیا۔ مہم میں 2 لاکھ 73 ہزار سے زائد فرنٹ لائن ورکرز نے حصہ لیا، سیکیورٹی صورتحال کے باعث

بقیہ 28 صفحہ 3 پر

اوتھل، وفاقی وزیر تجارت کی ہدایت پر مانڈرہ برادری کا اہم اجلاس

لسبیلہ کی روایات رواداری اور باہمی احترام سے عبارت ہیں، معمولی مسائل کو گفت و شنید سے حل کیا جائے، سردار شیر محمد

اوتھل (بی پی آئی) وفاقی وزیر تجارت نواب جام کمال خان عالیانی کی ہدایت پر سردار شیر محمد ماندرہ اور سردار امام بخش ماندرہ کی میزبانی میں ان کی رہائش گاہ اوتھل پر ماندرہ برادری کا اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں برادری کے معتبرین، عمائدین، معززین اور قبائلی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں ضلع لسبیلہ کی مجموعی صورتحال، امن و امان، قبائلی روایات کے تحفظ، باہمی اتحاد و اتفاق، بھائی چارے کے فروغ اور علاقے میں مستقل بنیادوں پر امن کے قیام سمیت مختلف اہم معاملات پر تفصیلی مشاورت کی گئی۔ شرکا اجلاس نے اس عزم کا اظہار کیا کہ لسبیلہ میں امن و استحکام، قبائلی ہم آہنگی اور باہمی احترام کے فروغ

بقیہ 27 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، موسم تبدیل ہوتے ہی مختلف موسمی بیماریوں میں تیزی سے اضافہ

کوئٹہ (بی پی آئی) کوئٹہ میں موسم تبدیل ہوتے ہی مختلف موسمی بیماریوں میں تیزی سے اضافہ ہو گیا، بچے، خواتین، نوجوان اور بزرگ بڑی تعداد میں نزلہ، زکام، کھانسی، بخار، گلے کی خراش، جسم میں درد اور سانس کی بیماریوں میں مبتلا ہونے لگے، جبکہ دمہ اور الرجی کے مریضوں کی مشکلات بھی بڑھ گئی ہیں۔ شہر کے درجہ حرارت میں اچانک کمی، خشک اور سرد ہواؤں کے باعث شہریوں کو صحت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شہر کے

بقیہ 25 صفحہ 3 پر

سپریم کورٹ میں، سماعت کے دوران وکیل اور جج کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ

جسٹس نعیم اختر افغان نے کہا کہ سپریم کورٹ کے ہر فیصلے کے خلاف نظر ثانی دائر کی جاتی ہے

اسلام آباد (بی پی آئی) سپریم کورٹ میں لیاقت حسین مسمات فضیلت بیگم کے درمیان جائیداد کے تنازع کے کیس کی سماعت کے دوران وکیل اور جج کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ ہوا۔ نجی ٹی وی کے مطابق جسٹس نعیم اختر افغان نے کہا کہ سپریم کورٹ کے ہر فیصلے کے خلاف نظر ثانی دائر کی جاتی ہے، ہم نے آپ کے دلائل سن لیے۔ وکیل غلام مصطفیٰ کندوال نے کہا کہ ابھی مجھے مزید دلائل دینا ہے، جسٹس جمال مندوخیل نے ریمارکس دیے کہ مزید دلائل دیں گے تو پھر جرمانہ بھی بڑھے گا، وکیل نے کہا کہ آپ چاہے میری پوری فیس کا جرمانہ لیں لیکن بات سنیں۔ سپریم کورٹ نے وکیل پر 25 ہزار روپے جرمانہ عائد

بقیہ 24 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، صوبائی کوآرڈینیٹر انجینئر سمیع بلوچ کی زیر صدارت اجلاس

آواران سمیت صوبے کے اہم آبی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ

کوئٹہ (بی پی آئی) صوبائی کوآرڈینیٹر انجینئر سمیع بلوچ کی زیر صدارت آواران ڈیم سمیت صوبے میں جاری اہم آبی و ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں ڈیمز کی بحالی، پانی کی قلت، جاری کام اور منصوبوں سے عوام کو حاصل ہونے والے فوائد کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں آواران ڈیم کے پراجیکٹ ڈائریکٹر نثار احمد، ڈپٹی پراجیکٹ ڈائریکٹر عدیل، متعلقہ ایس ڈی اوز، کیوریفیکیشن آفیسر شہریزہ طارق عزیز، انجینئر مہلب سمیت دیگر افسران نے شرکت کی۔ متعلقہ افسران نے منصوبوں کی موجودہ صورتحال اور جاری سرگرمیوں کے حوالے سے بریفنگ دی۔ اجلاس میں آواران ڈیم کے علاوہ

بقیہ 32 صفحہ 3 پر

اسلام آباد ہمارا ہے لانگ مارچ یہاں کیوں نہیں پہنچے گا؟ بیرسٹر گوہر

لانگ مارچ کو کمزور سمجھنا نامناسب ہے، وزیراعظم نے مشروط مذاکرات کی پیشکش کی ڈائیلاگ بغیر کسی شرط کے ہونے چاہئیں

اسلام آباد (بی پی آئی) چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے مذاکرات کی مشروط پیشکش کی ہے، مذاکرات ضرور ہونے چاہئیں مگر کسی شرط کے بغیر ہونے چاہئیں، اسلام آباد بھی ہمارا ہے یہاں لانگ مارچ کیوں نہیں پہنچے گا؟ میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مذاکرات پر بیٹھنا آسان نہیں تھا، ہم بڑی مشکل سے بیٹھے تھے، انہیں نہیں چاہیے تھا جس نے بھی کہا چلیں ختم کریں، ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا، ہم اپنی طرف سے بیٹھے رہے، مذاکرات ختم ہونے کے بعد باہر آ کر بیانات بڑا غلط عمل تھا اس سے اعتماد کو

بقیہ 31 صفحہ 3 پر

لاہور ہائیکورٹ کے احاطے میں ویڈیوز، تصاویر اور ٹک ٹاک بنانے پر پابندی

لاہور (بی پی آئی) لاہور ہائیکورٹ نے عدالتی احاطے میں موبائل فون سے ویڈیوز اور تصاویر بنانے سمیت ٹک ٹاک بنانے پر پابندی عائد کر دی۔ لاہور ہائیکورٹ کے رجسٹرار عبدالرحیم کی جانب سے جاری سرکلر میں تمام متعلقہ افسران و اہلکاروں، وکلا، پولیس اہلکاروں، صحافیوں، سائلین

بقیہ 29 صفحہ 3 پر

وزیراعلیٰ نے اتنی معافیاں مانگیں کہ اب معافیاں بھی بدنام ہو گئیں، مولانا عبدالواسع

مدارس اور مذہبیات ایکٹ کے معاملات پر سنجیدگی نہ دکھائی تو دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر لائحہ عمل طے کریں گے، پریس کانفرنس

کوئٹہ (بی پی آئی) جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر مولانا عبدالواسع نے کوئٹہ میں ایک اہم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی حکومت پر شدید تنقید کی اور کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان نے اتنی معافیاں مانگ لی ہیں کہ اب معافیاں بھی بدنام ہو گئی ہیں۔ مولانا عبدالواسع نے کہا کہ سینیٹر شکور غیبزئی اور رکن بلوچستان اسمبلی حاجی زابد ریکی کے نام ای سی ایل (ECL) میں ڈالے جاتے ہیں اور پھر حکومت کی جانب سے معذرت کر لی جاتی ہے، جس کا یہ طرز عمل مکمل طور پر سمجھ سے بالاتر ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ بلوچستان حکومت اور وزیراعلیٰ یا تو مکمل طور پر بے اختیار ہیں یا پھر تمام فیصلے قسطوں میں کیے جا رہے

بقیہ 33 صفحہ 3 پر

کراچی: گوادر چیئرمین گوادر پورٹ نورالحق بلوچ چیئرمین کے پی ٹی ریئر ایڈمرل شاہد احمد سے ملاقات کر رہے ہیں

ژوب، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے مرکزی سیکرٹری نواب محمد ایاز خان جوگیزئی شہداء جمہوریت و شہداء وطن کی برسی کے موقع پر منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کر رہے ہیں

ABC CERTIFIED
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان
Daily AAINA Quetta
روزنامہ آئینہ کوئٹہ
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر فہیم الزمان ملاخیل
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 ✻ Daily.aaina94@gmail.com

ڈاکٹر شازیہ شہزادی

علم، تحقیق اور خدمت کا ایک متاثر کن سفر

"میری کامیابی کا اصل مقصد عہدہ نہیں، ایسا علمی اثر پیدا کرنا ہے جو لوگوں کی زندگی بدل سکے"

خصوصی انٹرویو

ماہر نفسیات، اسپیچ پیتھالوجسٹ، محقق، مصنفہ، ٹرینر اور ماہر تعلیم "ڈاکٹر شازیہ شہزادی" نے گزشتہ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے میں تدریس، تحقیق، کلینیکل پریکٹس، اکیڈمک مینجمنٹ اور انسانی فلاح کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ وہ پی ایچ ڈی اسکالرز کی نگرانی، بین الاقوامی تحقیق اور ذہنی صحت کے جدید طریقہ؟ علاج پر کام کرنے کے ساتھ چھ کتابوں کی مصنفہ بھی ہیں۔ ان سے ان کے علمی سفر، کامیابی، قیادت اور مستقبل کے وژن پر خصوصی گفتگو پیش خدمت ہے۔

سوال 1: آپ اپنے اب تک کے علمی اور پیشہ ورانہ سفر کو کس طرح بیان کریں گی؟

جواب:
میرا سفر مسلسل سیکھنے، محنت اور مقصد سے وابستگی کا سفر ہے۔ نفسیات سے آغاز کیا، پھر کلینیکل سائیکالوجی، اسپیچ پیتھالوجی، آڈیالوجی، تحقیق، تدریس اور اکیڈمک لیڈرشپ کے میدان میں آگے بڑھتی گئی۔ مختلف اداروں میں سربراہی اور تدریسی ذمہ داریاں ادا کیں، پی ایچ ڈی مکمل کی، بین الاقوامی سطح پر تحقیق سے وابستہ ہوئی اور اب پوسٹ ڈاکٹریٹ ریسرچ کے ذریعے اپنے علمی کام کو مزید وسعت دے رہی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ حقیقی پیشہ ورانہ ترقی وہ ہے جس میں انسان ہر مرحلے پر خود کو پہلے سے بہتر بنائے۔

سوال 2: آپ ایک ماہر نفسیات، اسپیچ پیتھالوجسٹ، محقق، ٹرینر، استاد اور مصنفہ ہیں۔ اتنے مختلف شعبوں کو ایک ساتھ کیسے سنبھالتی ہیں؟"

جواب:
میرے نزدیک یہ مختلف شعبے نہیں بلکہ انسانی فلاح کے ایک ہی بڑے مقصد کے مختلف پہلو ہیں۔ نفسیات ذہن اور جذبات کو سمجھاتی ہے، اسپیچ پیتھالوجی رابطے اور اظہار کو بہتر بناتی ہے، تحقیق ہمیں سائنسی بنیاد فراہم کرتی ہے، ٹریننگ سکھانے کا کام کرتی ہے، تدریس علم منتقل کرتی ہے اور کتاب انسان کے تجربے کو آنے والی نسلوں تک پہنچاتی ہے۔ جب مقصد واضح ہو تو مختلف ذمہ داریاں ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں۔

سوال 3: پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے بعد پوسٹ ڈاکٹریٹ تحقیق کی طرف آنے کی بنیادی وجہ کیا تھی؟"

جواب:
میرے لیے پی ایچ ڈی اختتام نہیں بلکہ تحقیق کے ایک زیادہ ذمہ دار مرحلے کا آغاز تھی۔ پوسٹ ڈاکٹریٹ ریسرچ کا مقصد اپنی تحقیق کو بین الاقوامی معیار سے جوڑنا، جدید طریقہ؟ تحقیق سیکھنا، اعلیٰ سطح کے جرائد میں علمی شراکت بڑھانا اور نوجوان محققین کی رہنمائی کرنا ہے۔ ایک محقق کو ڈگری کے بعد رکنا نہیں چاہیے؛ اسے اپنے سوالات مزید گہرے کرنے چاہئیں۔

سوال 4: آپ کی تحقیق میں Emotional Freedom Technique یعنی EFT کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ آپ اسے کیسے دیکھتی ہیں؟"

"جواب:"
میری دلچسپی ہمیشہ ایسے نفسیاتی طریقوں میں رہی ہے جو سائنسی تحقیق کے ذریعے انسان کی جذباتی تکلیف کم کرنے میں مدد دے سکیں۔ میری تحقیق میں فالج کے مریضوں میں ڈپریشن اور معیار زندگی کے تناظر میں EFT کا مطالعہ کیا گیا۔ کام کی جگہوں پر سٹریس کو دور کرنے کے لیے EFT کا مطالعہ کیا گیا۔ میری کوشش یہ ہے کہ کسی بھی تکنیک کو صرف دعوے کی بنیاد پر نہیں بلکہ شواہد، اخلاقی اصولوں اور باقاعدہ تحقیق کے ذریعے پرکھا جائے۔

سوال 5: تحقیق کے میدان میں پاکستان کو سب سے زیادہ کس چیز کی ضرورت ہے؟"

"جواب:"
ہمیں صرف تعداد میں مقالے نہیں بلکہ "مسئلہ حل کرنے والی تحقیق" چاہیے۔ ایسی تحقیق جو ہمارے ہسپتالوں، تعلیمی اداروں، کام کی جگہوں، خاندانوں اور پالیسی سازی میں حقیقی بہتری پیدا کرے۔ نوجوان محققین کو صرف ڈگری یا اشاعت کے لیے تحقیق نہیں کرنی چاہیے بلکہ یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ میری تحقیق سے معاشرے کو کیا، اور کس طرح فائدہ ہوگا؟

سوال 6: آپ پی ایچ ڈی طلبہ کی نگرانی بھی کر رہی ہیں۔ ایک اچھے سپروائزر کی سب سے بڑی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب:
میرے نزدیک سپروائزر کا کردار صرف تھیسس پر سرخ نشان لگانا نہیں ہے۔ ایک اچھا سپروائزر طالب علم کو "محقق بناتا ہے"۔ وہ اسے سوال کرنا، تنقیدی سوچنا، شواہد کی قدر کرنا، علمی دیانت اپنانا اور اپنی تحقیق کو بین الاقوامی معیار تک لے جانا سکھاتا ہے۔ میں اپنے طلبہ کو صرف ڈگری مکمل کرنے نہیں بلکہ اپنی علمی شناخت بنانے کی ترغیب دیتی ہوں۔

سوال 7: آپ چھ کتابوں کی مصنفہ بھی ہیں۔ کتاب لکھنے کا تجربہ تحقیق سے کس طرح مختلف ہے؟"

جواب:
تحقیقی مقالہ ایک مخصوص علمی سوال کا جواب دیتا ہے جبکہ کتاب علم کو ایک جامع، منظم اور قابل استعمال شکل دیتی ہے۔ میری کوشش رہی ہے کہ کتابیں صرف نظریاتی مواد نہ ہوں بلکہ طالب علم، معالج، محقق اور عام قاری بھی ان سے عملی فائدہ حاصل کر سکے۔ مصنف ہونا میرے لیے اعزاز کے ساتھ بڑی ذمہ داری بھی ہے کیونکہ لکھی ہوئی بات طویل عرصے تک لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے۔

سوال 8: خواتین کے لیے اعلیٰ تعلیم اور قیادت کے میدان میں آپ کا کیا پیغام ہے؟"

جواب:
خواتین کو اپنی قابلیت کے بارے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ تعلیم، تحقیق، انتظامی صلاحیت اور قیادت کسی ایک جنس تک محدود نہیں۔ ایک عورت خاندان اور معاشرے کی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے بھی علمی اور پیشہ ورانہ شناخت بنا سکتی ہے۔ ضروری ہے کہ وہ اپنی قابلیت پر سرمایہ کاری کرے، مسلسل سیکھے اور مواقع کا انتظار کرنے کے بجائے خود کو مواقع کے لیے تیار رکھے۔

سوال 9: ایک کامیاب علمی رہنما میں کون سی خصوصیات ضروری ہیں

جواب:
علمی رہنما کو صرف عہدے سے نہیں بلکہ اپنے کردار سے پہچانا جانا چاہیے۔ وژن، دیانت، فیصلہ سازی، ٹیم کو آگے بڑھانے کی صلاحیت، نوجوانوں کی تربیت اور تحقیق کی سمجھ بنیادی خصوصیات ہیں۔ میں اس قیادت پر یقین رکھتی ہوں جس میں لیڈر خود آگے بڑھنے کے ساتھ دوسروں کے لیے بھی راستے بنائے۔

سوال 10: آپ کی نظر میں کامیابی کی تعریف کیا ہے؟"

جواب:
کامیابی صرف عہدہ، تنخواہ، ایوارڈ یا ڈگری کا نام نہیں۔ میرے لیے کامیابی یہ ہے کہ آپ کے علم سے کسی طالب علم کا مستقبل بہتر ہو، کسی مریض کو امید ملے، کسی محقق کو سمت ملے اور آپ کے کام کا مثبت اثر آپ کی موجودگی سے آگے بھی قائم رہے۔

سوال 11: اپنے طویل کیریئر میں مشکلات کا سامنا کیسے کیا؟"

جواب:
ہر سنجیدہ سفر میں تاخیر، عدم پذیرائی، رکاوٹیں اور ایسے مرحلے آتے ہیں جہاں محنت کا نتیجہ فوری دکھائی نہیں دیتا۔ میں نے ایک اصول اپنایا کہ وقتی خاموشی کو اپنی قابلیت کا فیصلہ نہ بننے دوں۔ میں نے ہر مشکل کے بعد اپنی مہارت، تحقیق اور علمی پروفائل میں مزید اضافہ کیا۔ ثابت قدمی اکثر اس دروازے تک پہنچاتی ہے جسے جلد بازی نہیں کھول سکتی۔ بس پر امید رہیں۔

سوال 12: آنے والے برسوں کے لیے آپ کا بڑا خواب کیا ہے؟"

جواب:
میں تحقیق، ذہنی صحت، مثبت نفسیات اور تربیت کو ایک ایسے علمی پلیٹ فارم پر یکجا دیکھنا چاہتی ہوں جہاں پاکستانی طلبہ، خواتین، ماہرین اور نوجوان محققین کو بین الاقوامی معیار کی تربیت اور رہنمائی مل سکے۔ میری خواہش ہے کہ میری علمی شناخت صرف میرے نام تک محدود نہ رہے بلکہ ایک ایسا نظام چھوڑوں جو دوسروں کو بھی آگے بڑھائے۔

آپ اپنے قاری کو کیا اختتامی پیغام دینا چاہیں گی

"زندگی میں اپنی جگہ بنانے کے لیے صرف خواب کافی نہیں، علم، کردار، تسلسل اور صبر، یہ وہ چار ستون ہیں جو خواب کو شناخت میں بدلتے ہیں۔ اپنے حالات کو اپنی حد مت بنائیں۔ ہر عمر میں سیکھا جا سکتا ہے، ہر مرحلے پر نئی ابتدا کی جا سکتی ہے، اور علم کے ذریعے انسان اپنے ساتھ دوسروں کی زندگی بھی بدل سکتا ہے۔"

مختصر تعارفی عبارت*

پاکستان کی ممتاز ماہر نفسیات، اسپیچ پیتھالوجسٹ، محقق، مصنفہ اور اکیڈمک لیڈر *ڈاکٹر شازیہ شہزادی* نے تدریس، تحقیق، ذہنی صحت، تربیت اور تعلیمی انتظام کے میدان میں دو دہائیوں سے زائد عرصے پر محیط نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ وہ پی ایچ ڈی سطح پر تحقیق اور نگرانی سے وابستہ ہونے کے ساتھ بین الاقوامی علمی سرگرمیوں میں بھی پاکستان کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ چھ کتابوں کی مصنفہ ڈاکٹر شازیہ شہزادی کا وژن تحقیق کو محض اشاعت تک محدود رکھنے کے بجائے انسانی اور سماجی بہتری کا ذریعہ بنانا ہے۔

BOX**PROFILE#

ڈاکٹر شازیہ شہزادی کون ہیں؟

پیشہ ورانہ شناخت:
ماہر نفسیات، اسپیچ پیتھالوجسٹ، محقق، مصنفہ، ٹرینر اور ماہر تعلیم

تعلیمی قابلیت:
,SciencesBehavioural& Social.D.Ph
Malaysia
PsychologyClinicalMS
Audiology&PathologySpeechMS
PsychologyAppliedMSc

موجودہ علمی وابستگیاں:
Malaysia،FellowResearchPostdoctoral
External& Supervisor.D.PhAdjunct
MalaysiaExaminer

اہم علمی شعبے:
Psychology
HealthMental
PsychologyPositive
TechniqueFreedomEmotional
SciencesBehavioural
Communication&Speech
LeadershipAcademic&Research

تصانیف:
چھ کتابوں کی مصنفہ

پیشہ ورانہ تجربہ:
26 سال سے زائد تدریسی، تحقیقی، کلینیکل، تربیتی اور انتظامی تجربہ

خصوصی دلچسپی:
نوجوان محققین کی تربیت، پی ایچ ڈی نگرانی، ذہنی صحت، خواتین کی قیادت اور psychological evidence-based interventions

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات و نشریات حکومت پاکستان
ABC CERTIFIED
Daily AAINA Quetta
روزنامہ آئینہ کوئٹہ
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 Daily.aaina94@gmail.com
چیف ایڈیٹر و پبلشر عامر امیر اعوان نے روزنامہ آئینہ کوئٹہ پرنٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ سے چھپوا کر دفتر 9-13/28 پاکستان لائن کواری روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

نئے کاروباری اور مارکیٹ پر مبنی ڈھانچے

چوہدری بشارت حسین

پاکستان کے توانائی کے شعبے میں بجلی کی خرید و فروخت کے روایتی طریقہ کار سے مسابقتی نظام کی طرف پیش قدمی ایک اہم معاشی اور انتظامی تبدیلی ہے۔ حکومت کی جانب سے بجلی کی مزید خریداری کے معاہدوں سے دستبرداری اور وہیلنگ کے ذریعے نجی بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں اور بڑے صارفین کے درمیان براہ راست لین دین کی راہ ہموار کرنا اس امر کی علامت ہے کہ ملک کا پاور سیکٹر بتدریج ایک نئے کاروباری اور مارکیٹ پر مبنی ڈھانچے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

پاور ڈویژن کے مطابق حکومت نے بجلی کی خریداری سے باقاعدہ طور پر علیحدگی اختیار کرتے ہوئے 800 میگاواٹ کی مسابقتی نیلامی کا عمل شروع کرنے کی منظوری دی ہے، جبکہ ابتدائی مرحلے میں 400 میگاواٹ کی وہیلنگ نیلامی کے لیے تجاویز طلب کی گئی ہیں۔

یہ تبدیلی اچانک سامنے نہیں آئی بلکہ اس کے پس منظر میں کئی برس کی پالیسی سازی اور بجلی کے شعبے میں اصلاحات کی کوششیں موجود ہیں۔ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی پہلے ہی بجلی کی تجارت کے مسابقتی ماڈل کو بنیادی طور پر اس مقصد کے لیے تیار کر چکی ہے کہ ایک میگاواٹ یا اس سے زیادہ طلب رکھنے والے صارفین کو اپنی ضرورت کے مطابق بجلی فراہم کرنے والے کا انتخاب کرنے کا موقع مل سکے۔ اس نظام میں صارف صرف اپنے علاقے کی تقسیم کار کمپنی تک محدود نہیں رہتا بلکہ قواعد و ضوابط کے مطابق کسی مسابقتی فراہم کنندہ سے بجلی خرید سکتا ہے۔

تجزیہ بی این پی کے مطابق ** بجلی کے شعبے میں اصل تبدیلی صرف اس بات میں نہیں کہ بجلی کون خریدے گا یا کون فروخت کرے گا، بلکہ اس میں ہے کہ پورے نظام کو کس انداز سے زیادہ شفاف، مسابقتی اور مؤثر بنایا جائے۔ کئی دہائیوں سے پاکستان کا بجلی کا شعبہ بنیادی طور پر سنگل بائر ماڈل کے تحت چلتا رہا ہے، جس میں سرکاری ادارے بجلی کی خریداری اور تقسیم کے نظام کا مرکز رہے۔ اس ماڈل نے ملک کی بڑھتی ہوئی توانائی کی ضروریات پوری کرنے میں ایک کردار ضرور ادا کیا، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ گردشی قرضے، مہنگی بجلی، ترسیلی و تقسیمی نقصانات، بجلی چوری اور پیداواری صلاحیت کے کم استعمال جیسے مسائل نے پورے شعبے کو دباؤ میں رکھا۔ مسابقتی مارکیٹ کی طرف منتقلی کا ایک بڑا فائدہ یہ ہو سکتا ہے کہ بجلی کے بڑے صارفین اپنی ضروریات، قیمت اور قابل اعتماد فراہمی کو سامنے رکھتے ہوئے بہتر اور مختلف ذرائع سے بجلی حاصل کر سکیں۔ صنعتی شعبے کے لیے یہ پہلو خصوصی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بجلی کی لاگت براہ راست پیداواری لاگت، مصنوعات کی قیمت اور عالمی منڈی میں مسابقتی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر ایک صنعت کو نسبتاً بہتر نرخ، قابل اعتماد فراہمی اور طویل المدت معاہدے کی سہولت میسر آتی ہے تو اس کے نتیجے میں پیداواری سرگرمیوں کو تقویت مل سکتی ہے۔ تاہم مسابقتی نظام کا مطلب یہ نہیں کہ حکومت یا تقسیم کار کمپنیوں کا کردار مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔

علاج کی سہولت صرف بڑے شہروں تک محدود

محمد احسان بھٹی

کسی بھی معاشرے کی ترقی کا حقیقی پیمانہ صرف بلند عمارتیں، وسیع سڑکیں، صنعتی منصوبے یا معاشی اعداد و شمار نہیں ہوتے بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس معاشرے میں خواتین اور بچیوں کو تعلیم، صحت، تحفظ، روزگار، انصاف اور فیصلہ سازی کے کتنے مواقع میسر ہیں۔ سندھ حکومت کی جانب سے صوبے کی پہلی جینڈر پیریٹی رپورٹ 2023-24 کا اجرا اسی حوالے سے ایک اہم پیش رفت ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ مختلف شعبوں میں خواتین اور مردوں کے درمیان موجود فرق کو ایک جامع فریم ورک میں اعداد و شمار کی صورت میں سامنے لایا گیا ہے۔ سندھ حکومت کے مطابق یہ رپورٹ صنفی فرق کی نشاندہی، پالیسی سازی اور وسائل کی بہتر تقسیم کے لیے بنیاد فراہم کر سکتی ہے۔

رپورٹ کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں کامیابیوں اور مسائل دونوں کو ایک ساتھ دیکھا گیا ہے۔ یہی متوازن نقط ? نظر خواتین کے حقوق کے معاملے کو محض نعرے یا سیاسی بحث کے بجائے ایک سنجیدہ سماجی، انتظامی اور انسانی مسئلے کے طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ سندھ میں خواتین کی مجموعی شرح خواندگی 47 فیصد ہے جبکہ مردوں کی شرح 68 فیصد ہے۔ اس سے بھی زیادہ تشویش ناک صورت حال دیہی علاقوں میں سامنے آتی ہے جہاں خواتین کی شرح خواندگی صرف 27.52 فیصد ہے۔ مزید برآں پانچ سے 16 سال کی عمر کی 40 لاکھ 80 ہزار سے زائد بچیوں کا اسکول سے باہر ہونا اس امر کی واضح نشاندہی کرتا ہے کہ تعلیم کے میدان میں ابھی ایک طویل سفر باقی ہے۔

یہ اعداد و شمار دراصل خواتین کے حقوق کے پورے تصور کی بنیاد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ تعلیم صرف کتاب پڑھنے یا لکھنے کی صلاحیت کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کو اپنے حقوق سمجھنے، فیصلے کرنے، روزگار کے مواقع تلاش کرنے، صحت سے متعلق بہتر انتخاب کرنے اور معاشرے میں اپنی آواز مؤثر انداز میں بلند کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔ اگر ایک بچی اسکول تک پہنچ ہی نہ سکے تو اس کے لیے مستقبل میں اعلیٰ تعلیم، ہنر مندی، روزگار اور فیصلہ سازی کے دروازے محدود ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے سندھ میں خواتین کے حقوق کی بحث کا پہلا اور بنیادی مرحلہ بچیوں کی تعلیم تک مساوی رسائی ہونا چاہیے۔

تجزیہ بی این پی کے مطابق دیہی سندھ میں خواتین کی صرف 27.52 فیصد شرح خواندگی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک ہی نوعیت کی پالیسی پورے صوبے پر لاگو کرنے کے بجائے ضلع اور علاقے کی مخصوص ضروریات کو سامنے رکھا جائے۔ جہاں اسکول موجود نہیں وہاں اسکول تک رسائی، جہاں اساتذہ کی کمی ہے وہاں تدریسی عملے کی دستیابی، اور جہاں معاشی یا سماجی رکاوٹیں بچیوں کو تعلیم سے دور رکھتی ہیں وہاں خاندانوں اور مقامی برادریوں کے ساتھ مربوط اقدامات ضروری ہیں۔ چار ملین سے زیادہ بچیوں کا اسکول سے باہر ہونا محض محکمہ تعلیم کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ سندھ کے مستقبل کے انسانی سرمائے سے متعلق معاملہ ہے۔

صحت کے میدان میں رپورٹ ایک مختلف تصویر پیش کرتی ہے۔ زچگی کے دوران اموات کی شرح فی ایک لاکھ زندہ پیدائشوں پر 314 سے کم ہو کر 224 تک آ گئی ہے جبکہ نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات 24 فی ایک ہزار بتائی گئی ہے۔ صحت کے شعبے کے لیے سرکاری مختص رقم بھی 2023-24 کے 214.5 ارب روپے سے بڑھ کر 2024-25 میں 267.54 ارب روپے ہوئی اور 2025-26 کے لیے 318.22 ارب روپے تک پہنچنے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

زچگی کے دوران اموات میں کمی یقیناً صحت کے نظام میں ہونے والی پیش رفت کی اہم علامت ہے، تاہم اس کامیابی کو برقرار رکھنے کے لیے بنیادی صحت مراکز، تربیت یافتہ طبی عملہ، حاملہ خواتین کی بروقت طبی نگرانی، دور دراز علاقوں تک رسائی اور ہنگامی طبی سہولیات کو مسلسل مضبوط بنانا ضروری ہے۔ خواتین کے صحت کے حقوق کا تقاضا یہ ہے کہ علاج کی سہولت صرف بڑے شہروں تک محدود نہ رہے بلکہ دور دراز دیہی علاقوں کی خواتین بھی معیاری اور بروقت طبی خدمات تک پہنچ سکیں۔ ایک صحت مند ماں دراصل صحت مند خاندان اور بہتر انسانی سرمائے کی بنیاد بنتی ہے۔

خواتین کے حقوق کا ایک اہم پہلو تحفظ اور انصاف تک رسائی بھی ہے۔ جینڈر پیریٹی رپورٹ کے مطابق سندھ پولیس میں خواتین کی نمائندگی صرف 4.34 فیصد، پراسیکیوٹرز میں 18.3 فیصد اور ججز میں 13.7 فیصد ہے۔ اسی رپورٹ میں 2024 کے دوران صنفی بنیادوں پر تشدد کے 3,085 رپورٹ شدہ کیسز کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ یہاں دو پہلوؤں کو الگ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ایک طرف خواتین کی قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدلیہ میں نمائندگی بڑھانے سے اداروں میں تنوع اور خواتین کے لیے رسائی کے امکانات بہتر ہو سکتے ہیں، جبکہ دوسری طرف صرف نمائندگی میں اضافہ کافی نہیں؛ قوانین کے مؤثر نفاذ، شکایات کے محفوظ نظام، متاثرہ خواتین کو قانونی معاونت، فوری انصاف اور سماجی تحفظ کے مربوط نظام کی بھی ضرورت ہے۔ خواتین کو تحفظ کا حق اسی وقت عملی صورت اختیار کرتا ہے جب وہ کسی زیادتی کی صورت میں بلاخوف شکایت درج کرا سکیں اور انہیں یقین ہو کہ ریاستی ادارے ان کی داد رسی کریں گے۔ ** تجزیہ بی این پی کے مطابق ** خواتین کے حقوق کو محض خواتین سے متعلق چند منصوبوں تک محدود کرنے کے بجائے اسے حکمرانی کے ہر شعبے کا حصہ بنانا ہوگا۔ پولیس میں خواتین کی بھرتی، عدالتوں میں نمائندگی، صحت کے بجٹ، اسکولوں کے قیام، ہنرمندی کے پروگرام، ڈیجیٹل رسائی اور روزگار کے مواقع، یہ سب دراصل ایک ہی بڑے مقصد یعنی خواتین کی مساوی شرکت سے جڑے ہوئے ہیں۔ اسی لیے جینڈر پیریٹی رپورٹ کی اہمیت اس کے اعداد و شمار سے زیادہ اس بات میں ہے کہ یہ حکومت کو اپنے مختلف محکموں کی کارکردگی کو صنفی زاویے سے دیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

معاشی خودمختاری بھی خواتین کے حقوق کا بنیادی جزو ہے۔ رپورٹ میں خواتین کی معاشی شمولیت، مالی رسائی، ڈیجیٹل رابطے، مہارتوں اور کاروباری مواقع میں موجود رکاوٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ دستیاب رپورٹنگ کے مطابق خواتین کی ملازمتوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے اور خواتین کی لیبر فورس میں شرکت کے اعداد و شمار میں بہتری دیکھی گئی ہے۔ خواتین کو روزگار فراہم کرنا اہم ہے، لیکن اس سے آگے بڑھ کر یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ روزگار کس نوعیت کا ہے، آمدنی کتنی ہے، کام کی جگہ کتنی محفوظ ہے اور خواتین کو مالی فیصلوں میں کتنی خودمختاری حاصل ہے۔ موجودہ دور میں ڈیجیٹل دنیا بھی معاشی مواقع کا ایک اہم ذریعہ بن چکی ہے۔ اگر خواتین کو موبائل رابطے، انٹرنیٹ، ڈیجیٹل مالی خدمات، آن لائن تعلیم اور کاروباری پلیٹ فارم تک مساوی رسائی حاصل نہ ہو تو وہ نئی معیشت کے ایک بڑے حصے سے محروم رہ سکتی ہیں۔ چنانچہ خواتین کے حقوق کی جدید تعبیر میں ڈیجیٹل شمولیت کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہونی چاہیے۔

سیاسی اور عوامی زندگی میں خواتین کی شرکت بھی حوصلہ افزاست کی نشاندہی کرتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق عام انتخابات میں حصہ لینے والی خواتین کی تعداد 2018ء میں 23 سے بڑھ کر 2024ء میں 53 ہو گئی، جبکہ خواتین ووٹرز کی رجسٹریشن بھی ایک کروڑ 20 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ ([ایکسپریس اردو][5]) یہ اعداد اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خواتین کی سیاسی شرکت میں اضافہ ممکن ہے، تاہم سیاسی عمل میں شرکت صرف ووٹ ڈالنے یا انتخابات لڑنے

قدر قانونی اور پُرامن آزادی

شریف کاشمیری

جمہوری معاشروں میں اختلاف رائے، احتجاج اور حکومت کی پالیسیوں پر تنقید شہریوں کا بنیادی آئینی حق ہے۔ کسی بھی جمہوری نظام کی صحت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاتا ہے کہ وہاں شہریوں اور سیاسی جماعتوں کو اپنے مطالبات کے اظہار کے لیے کس قدر قانونی اور پُرامن آزادی حاصل ہے۔ تاہم احتجاج کا یہ حق اس وقت زیادہ بامعنی اور مؤثر رہتا ہے جب اس کے ساتھ قومی ذمہ داری، آئین و قانون کی پاسداری اور دوسرے شہریوں کے حقوق کا احترام بھی موجود ہو۔ موجودہ حالات میں پاکستان کو جن معاشی، توانائی اور سلامتی کے مسائل کا سامنا ہے، ان میں سیاسی احتجاج کی نوعیت اور طریق ? کار پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔

اسلام آباد میں مجوزہ احتجاج اور لانگ مارچ کے حوالے سے اسلام آباد ہائیکورٹ نے بھی بنیادی طور پر یہی اصول واضح کیا ہے کہ احتجاج شہریوں کا آئینی حق ہے، لیکن کسی سیاسی سرگرمی کے نتیجے میں دوسرے شہریوں کے بنیادی حقوق متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔ عدالت نے سڑکیں بند کرنے، شہریوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالنے اور سرکاری وسائل کو سیاسی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کے حوالے سے حدود واضح کی ہیں۔ اس صورت حال میں حکومت اور سیاسی جماعتوں دونوں کے لیے اصل امتحان یہی ہے کہ وہ اپنے اپنے دائر ? کار میں آئین اور عدالتی احکامات کی پابندی کو یقینی بنائیں۔

احتجاج ایک جمہوری ملک کے اندر ہر شہری کا حق ہے، لیکن ہر حق کے ساتھ ذمہ داری بھی وابستہ ہوتی ہے۔ ایک شہری اگر اپنے مطالبے کے لیے سڑک پر نکلتا ہے تو اسے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس کی سرگرمی سے کسی دوسرے شہری کا روزگار، کاروبار، علاج، تعلیم، سفر یا روزمرہ زندگی غیر ضروری طور پر متاثر نہ ہو۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کی قیادت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کارکنوں کو پُرامن احتجاج کی تلقین کریں اور کسی ایسے اقدام کی حوصلہ افزائی نہ کریں جو تصادم، تشدد یا ریاستی و عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کا باعث بنے۔

موجودہ وقت میں یہ پہلو اس لیے بھی اہم ہے کہ پاکستان کو بیک وقت معاشی دباؤ اور سلامتی کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ توانائی کی عالمی صورتحال اور خطے میں کشیدگی نے پٹرولیم مصنوعات، سپلائی چین اور درآمدی اخراجات پر دباؤ بڑھایا ہے۔ حکومت نے ایندھن کے استعمال میں کمی اور کفایت شعاری کے لیے مختلف اقدامات بھی کیے ہیں۔ ایسے حالات میں طویل احتجاج، کاروباری سرگرمیوں کی بندش اور شاہراہوں کی مسلسل رکاوٹیں معیشت کے لیے اضافی مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔

وزیر خزانہ کی جانب سے احتجاج اور دھرنوں کے نتیجے میں روزانہ تقریباً 120 ارب روپے کے ممکنہ معاشی نقصان کا تخمینہ بھی سامنے آیا ہے۔ حکومت کے مطابق اس تخمینے میں خدمات، صنعت اور زراعت سمیت مختلف شعبوں پر پڑنے والے اثرات شامل ہیں۔ یہ ایک حکومتی تخمینہ ہے جسے اسی حیثیت سے دیکھا جانا چاہیے، تاہم اس سے قطع نظر یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ طویل سیاسی بندشیں کاروباری سرگرمیوں، ٹرانسپورٹ، سپلائی اور شہری زندگی کو متاثر کرتی ہیں۔

تجزیہ بی این پی کے مطابق موجودہ حالات میں سیاسی جماعتوں کو احتجاج کے حق اور احتجاج کے طریقہ کار میں فرق واضح رکھنا ہوگا۔ کسی پالیسی سے اختلاف، حکومت سے مطالبہ یا سیاسی مؤقف کے اظہار کے لیے احتجاج کیا جا سکتا ہے، لیکن احتجاج کو اس حد تک لے جانا کہ پورا شہر مفلوج ہو جائے یا عام شہری سیاسی کشمکش کی قیمت ادا کرنے لگے، جمہوری حق کے اصل مقصد کو کمزور کر دیتا ہے۔

محض انتظامی یا طاقت

کامران ٹیسو

جماعت اسلامی کا کراچی سے اسلام آباد کی جانب لانگ مارچ ایسے وقت میں شروع ہوا ہے جب ملک ایک طرف عوام کو بڑھتی ہوئی توانائی کی قیمتوں سے ریلیف دینے کی کوششوں میں مصروف ہے اور دوسری طرف معیشت کو عالمی حالات، بالخصوص مشرق وسطیٰ کی کشیدہ صورت حال کے باعث غیر معمولی دباؤ کا سامنا ہے۔ جماعت اسلامی نے پٹرولیم لیوی کے خاتمے اور پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کو اپنے احتجاج کا بنیادی مطالبہ قرار دیا ہے جبکہ حکومت کا موقف ہے کہ اسے موجودہ معاشی حالات، بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے کیے گئے وعدوں اور ملکی مالی ضروریات کو بھی سامنے رکھنا پڑ رہا ہے۔ اس تناظر میں اصل ضرورت محاذ آرائی کو بڑھانے کے بجائے ایسا راستہ تلاش کرنے کی ہے جس سے عوام کو ریلیف بھی ملے، حکومت کے معاشی اہداف بھی متاثر نہ ہوں اور سیاسی کشیدگی بھی کم ہو۔ جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمٰن کی قیادت میں کراچی سے شروع ہونے والا مارچ پہلے مرحلے میں ٹرین کے ذریعے اسلام آباد کی طرف روانہ ہوا۔ جماعت اسلامی کا کہنا ہے کہ اگر عوام کو مطلوبہ ریلیف فراہم کر دے تو احتجاج اور مارچ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ حافظ نعیم الرحمٰن نے مختلف مواقع پر یہ مؤقف بھی اختیار کیا ہے کہ جماعت کو شدید گرمی میں احتجاج کرنے کا کوئی شوق نہیں اور اس جدوجہد کا مقصد عوام پر پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا بوجھ کم کرانا ہے۔ جماعت اسلامی کے احتجاج کا موجودہ مرحلہ طویل مذاکراتی عمل کے بعد سامنے آیا ہے، جس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مسئلہ محض سیاسی نعرے کا نہیں بلکہ عوامی اخراجات اور حکومتی مالی پالیسی کے درمیان توازن کا بھی ہے۔

حکومت کی جانب سے پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کم کرنے کے لیے مخصوص صارفین کے لیے فی لیٹر سو روپے ریلیف کا اعلان بھی کیا گیا، تاہم جماعت اسلامی نے اسے اپنے بنیادی مطالبے یعنی پٹرولیم لیوی کے خاتمے کا متبادل تسلیم نہیں کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اختلاف کو مزید بڑھانے کے بجائے مذاکرات کے ذریعے ایک قابل قبول درمیانی راستہ تلاش کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ حکومت کا یہ مؤقف اپنی جگہ موجود ہے کہ پٹرولیم لیوی ملکی مالیات کا اہم ذریعہ ہے، جبکہ جماعت اسلامی کا استدلال یہ ہے کہ عوام پر اضافی بوجھ ڈالنے کے بجائے محصولات کے دوسرے ذرائع اور بہتر مالی انتظام کے ذریعے آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ دونوں مؤقف اپنی اپنی جگہ موجود ہیں، لیکن قومی مفاد اس بات کا متقاضی ہے کہ اختلاف کو تصادم کے بجائے دلیل، اعداد و شمار اور مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حکومت اور جماعت اسلامی کے درمیان اس معاملے پر مذاکرات کے متعدد ادوار ہو چکے ہیں، تاہم کسی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچا جا سکا۔ حکومت نے مارچ ملتوی کرنے کی درخواست کرتے ہوئے عوامی ریلیف کے لیے مزید اقدامات کی یقین دہانی بھی کرائی ہے۔ 22 ستمبر کو وزیراعظم شہباز شریف کی جانب سے حافظ نعیم الرحمٰن سے ٹیلی فونک رابطہ اور مارچ مؤخر کرنے کی درخواست اس بات کی علامت ہے کہ حکومت بھی معاملے کو محض انتظامی یا طاقت کے ذریعے حل کرنے کے بجائے سیاسی رابطے کے ذریعے آگے بڑھانا چاہتی ہے۔ تجزیہ بی این پی کے مطابق موجودہ حالات میں یہ رابطہ ایک ایسے موقع کی حیثیت رکھتا ہے جسے دونوں فریق وسیع تر قومی مفاد میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر حکومت جماعت اسلامی کے تحفظات کو سنجیدگی سے سنتی ہے اور جماعت اسلامی بھی حکومتی معاشی مشکلات اور بین الاقوامی مالی ذمہ داریوں کو سامنے رکھتی ہے تو اختلاف کے باوجود اتفاق رائے کی کوئی صورت پیدا کی جا سکتی ہے۔ سیاست میں کامیابی صرف اس بات کا نام نہیں کہ کون اپنی بات منواتا ہے، بلکہ حقیقی کامیابی یہ ہے کہ اختلاف کے باوجود ایسا حل تلاش کر لیا جائے جس سے عام شہری کی زندگی میں آسانی پیدا ہو۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے بھی احتجاج، دھرنوں اور ہڑتالوں کے معاشی اثرات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان کے مطابق کاروباری سرگرمیوں میں تعطل، سڑکوں کی بندش اور احتجاجی سرگرمیوں سے ملکی معیشت کو روزانہ تقریباً 120 ارب روپے تک نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ مسائل کا حل مذاکرات سے نکالا جانا چاہیے اور موجودہ معاشی حالات میں ملک کو استحکام سے ترقی کی طرف لے جانے کے لیے اجتماعی ذمہ داری کا مظاہرہ ضروری ہے۔

وزیر خزانہ کا یہ مؤقف اپنی جگہ اہم ہے کیونکہ پاکستان اس وقت ایسے مرحلے سے گزر رہا ہے جہاں معاشی استحکام کو برقرار رکھنا ایک بنیادی قومی ضرورت ہے۔ حکومت کے مطابق زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری، کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس، اخراجات میں کمی، ترسیلات زر میں اضافہ اور برآمدات کے شعبے میں پیش رفت جیسے عوامل معیشت کے استحکام کی علامت ہیں۔ تاہم ان معاشی اشاریوں کے ساتھ یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ عام آدمی کے لیے پٹرول، بجلی، خوراک اور روزمرہ اخراجات میں اضافہ براہ راست زندگی کے بجٹ کو متاثر کرتا ہے۔ اس لیے معاشی استحکام کی منزل اسی وقت زیادہ پائیدار ہو سکتی ہے جب اس کے ثمرات عام شہری تک بھی پہنچیں۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جہاں حکومت اور جماعت اسلامی کے درمیان موجودہ اختلاف کو قومی مفاد کے لیے ایک مثبت مکالمے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ حکومت اگر یہ سمجھتی ہے کہ فوری طور پر پٹرولیم لیوی ختم کرنا معاشی طور پر مشکل ہے تو اسے متبادل ریلیف، مرحلہ وار کمی، مخصوص طبقات کے لیے وسیع تر سہولت یا دیگر قابل عمل تجاویز میز پر لانی چاہئیں۔ اسی طرح جماعت اسلامی اگر لیوی کے خاتمے کو بنیادی مطالبہ سمجھتی ہے تو مذاکرات میں حکومت کے مالی اہداف، بین الاقوامی معاہدوں اور بجٹ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھتے ہوئے قابل عمل تجاویز دے سکتی ہے۔

اس طرح دونوں فریق اپنے اپنے سیاسی مؤقف پر قائم رہتے ہوئے بھی عوامی مفاد کے لیے عملی پیش رفت کر سکتے ہیں۔

اسلام آباد کی جانب مارچ کا ایک اور پہلو بھی اہم ہے۔ جماعت اسلامی نے اسے پُرامن احتجاج قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اس کا مقصد عوامی مطالبات کو اجاگر کرنا ہے۔ لیکن دارالحکومت میں پہلے ہی سیاسی سرگرمیوں کا دباؤ موجود ہے اور پاکستان تحریک انصاف نے بھی 27 ستمبر کو اسلام آباد کی جانب احتجاجی مارچ کی کال دے رکھی ہے۔ ایک ہی عرصے میں مختلف سیاسی جماعتوں کے بڑے اجتماعات اور مارچ شہر کے معمولات، کاروباری سرگرمیوں، ٹریفک، سکیورٹی اور شہری زندگی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

اس صورتحال میں حکومت کی ذمہ داری صرف یہ نہیں کہ وہ احتجاج کرنے والوں کے راستے روکے بلکہ یہ بھی ہے کہ پُرامن سیاسی سرگرمی کے آئینی حق اور شہریوں کے معمولات کے درمیان مناسب توازن قائم کرے۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کو نظم و ضبط، قانون کی پابندی اور شہریوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی ہدایت کریں۔ احتجاج جمہوری نظام کا حصہ ہے، مگر ایسا احتجاج جو عام شہری کی روزمرہ زندگی کو غیر ضروری طور پر مفلوج کر دے، اپنے بنیادی عوامی مقصد سے دور ہو سکتا ہے۔

تجزیہ بی این پی کے مطابق اس وقت سب سے مثبت راستہ یہی ہے کہ حکومت اور جماعت اسلامی مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ مضبوط کریں اور صرف عمومی یقین دہانیوں کے بجائے قابل پیمائش اور واضح تجاویز سامنے لائیں۔ اگر مسئلہ پٹرولیم لیوی ہے تو اس کے مختلف معاشی اثرات کا کھلے انداز میں جائزہ لیا جائے۔ اگر حکومت کے مطابق لیوی ختم کرنے سے قومی آمدنی متاثر ہوتی ہے تو اس کے متبادل ذرائع پر بھی بات ہو۔ اگر جماعت اسلامی سمجھتی ہے کہ لیوی کم کرنے کے باوجود آمدنی بڑھائی جا سکتی ہے تو اس کے لیے مکمل مالی خاکہ پیش کیا جائے۔

دونوں ملکوں کے درمیان مؤثر رابطہ

شیر عالم بھٹی

بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات اور ان کے خلاف سکیورٹی فورسز کی مؤثر کارروائیوں نے ایک بار پھر یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ پاکستان کو دہشت گردی کے ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی چیلنج کا سامنا ہے۔ قلات میں قومی شاہراہ پر شہریوں کی نقل و حرکت روکنے، اغوا برائے تاوان اور گاڑیاں چھیننے کے لیے قائم کیے گئے دہشت گردوں کے ٹھکانے کے خلاف کارروائی میں پانچ دہشت گرد مارے گئے اور 23 مغوی افراد کو بحفاظت بازیاب کرا لیا گیا۔ کارروائی کے دوران چھ ٹرک، تین بسیں، دو گاڑیاں اور بڑی تعداد میں اسلحہ و گولہ بارود بھی برآمد ہوا۔

اسی طرح خیبر پختونخوا کے ضلع ہنگو میں سکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپ کے دوران آٹھ دہشت گرد ہلاک ہوئے جبکہ دو افسروں سمیت چھ اہلکار شہید ہوئے۔ یہ واقعات اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ محض ایک سکیورٹی آپریشن نہیں بلکہ ریاست، معاشرے، معیشت اور عوام کے مستقبل کے تحفظ کی جدوجہد ہے۔ ان کارروائیوں میں سکیورٹی فورسز کی کامیابی قابل ذکر ضرور ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ امر بھی پیش نظر رہنا چاہیے کہ دہشت گردی کے مستقل خاتمے کے لیے صرف طاقت کا استعمال کافی نہیں۔ اس کے لیے مؤثر سرحدی نگرانی، انٹیلی جنس تعاون، مالیاتی ذرائع کی بندش، مقامی آبادی کا اعتماد، سفارتی اقدامات اور عالمی سطح پر دہشت گردی کے نیٹ ورکس کے خلاف مربوط کارروائی بھی ناگزیر ہے۔ پاکستان گزشتہ کئی برس سے دہشت گردی کے خلاف بھاری انسانی اور معاشی قیمت ادا کرتا آ رہا ہے، اس لیے عالمی برادری کی ذمہ داری بھی اس معاملے میں واضح طور پر سامنے آتی ہے۔ تجزیہ بی این پی کے مطابق قلات اور ہنگو کے واقعات کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ دہشت گردی کا ہدف صرف سکیورٹی ادارے نہیں بلکہ عام شہری، شاہراہیں، کاروباری سرگرمیاں اور معاشی روابط بھی ہیں۔ قلات میں 23 مغویوں کی بازیابی اس بات کی علامت ہے کہ دہشت گرد شہریوں کو یرغمال بنا کر خوف و ہراس اور معاشی دباؤ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نوعیت کی سرگرمیوں کو محض مقامی امن و امان کا مسئلہ سمجھنا درست نہیں ہوگا، کیونکہ شاہراہوں اور تجارتی راستوں کو غیر محفوظ بنانا براہ راست ملکی معیشت اور ترقیاتی سرگرمیوں کو متاثر کرتا ہے۔

بلوچستان کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر یہ معاملہ مزید حساس ہو جاتا ہے۔ صوبہ ایک طرف ملک کی طویل ساحلی پٹی، معدنی وسائل اور اہم تجارتی راستوں کا حامل ہے تو دوسری جانب چین پاکستان اقتصادی راہداری سمیت متعدد ترقیاتی منصوبوں کے لیے بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ایسے میں دہشت گردی کا مقصد صرف چند افراد کو نشانہ بنانا نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات سرمایہ کاری، روزگار، تجارت اور عوامی اعتماد تک پھیل سکتے ہیں۔ اسی لیے بلوچستان میں امن و استحکام پاکستان کی معاشی ترقی کی بنیادی ضرورت ہے۔

خیبر پختونخوا کی صورتحال بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے غیر معمولی توجہ کی متقاضی ہے۔ ہنگو میں ہونے والی جھڑپ میں دو افسروں سمیت چھ اہلکاروں کی شہادت اس جنگ کی بھاری قیمت کو ظاہر کرتی ہے۔ سرحدی اضلاع میں سکیورٹی چیلنجز کی شدت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ ان علاقوں میں سکیورٹی کے ساتھ ساتھ ترقی، تعلیم، صحت، روزگار اور مواصلاتی سہولتوں کو بھی مسلسل بہتر بنایا جائے۔ ایک مضبوط اور مربوط ریاستی حکمت عملی ہی دہشت گرد تنظیموں کو مقامی سطح پر اثر و رسوخ پیدا کرنے سے روک سکتی ہے۔

یہ امر بھی اہم ہے کہ پاکستان کی حکومت اور سکیورٹی ادارے دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں کو عزم استحکام کے تحت جاری رکھنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ ریاستی مؤقف کے مطابق ان کارروائیوں کا مقصد بیرونی سرپرستی اور معاونت حاصل کرنے والی دہشت گردی کا خاتمہ ہے۔ ہنگو کی کارروائی کے بعد بھی سکیورٹی اداروں نے واضح کیا کہ دہشت گردی کے خلاف مہم جاری رہے گی۔ تاہم دہشت گردی کے خلاف جنگ کا ایک اہم محاذ سفارت کاری بھی ہے۔ اگر کسی دہشت گرد گروہ کو کسی دوسرے ملک کی سرزمین پر پناہ، تربیت، مالی وسائل یا نقل و حرکت کی سہولت حاصل ہو تو اس مسئلے کا حل صرف داخلی کارروائیوں سے ممکن نہیں۔ پاکستان کو اپنے تحفظ کے لیے ہر جائز اور مؤثر سفارتی ذریعہ استعمال کرنا چاہیے اور بین الاقوامی اداروں کو ٹھوس شواہد کے ساتھ اپنی تشویش سے آگاہ کرنا چاہیے۔ افغانستان کے حوالے سے پاکستان کے تحفظات کو بھی اسی وسیع تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ پاکستان کا مؤقف ہے کہ افغان سرزمین سے پاکستان کے خلاف سرگرم دہشت گرد عناصر کو روکنا افغان عبوری حکومت کی ذمہ داری ہے، جبکہ کابل ایسے الزامات کی تردید کرتا رہا ہے۔ موجودہ کشیدگی میں دونوں ملکوں کے درمیان مؤثر رابطہ اور قابل عمل سکیورٹی میکانزم اس لیے ضروری ہے کہ سرحدی دہشت گردی دونوں معاشروں کے امن اور استحکام کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ حالیہ سرحدی کشیدگی کے دوران پاکستان نے افغانستان میں دہشت گرد اہداف کے خلاف فضائی کارروائیوں کا اعلان کیا جبکہ اقوام متحدہ نے بعض شہری ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے بین الاقوامی انسانی قانون کی پاسداری پر زور دیا ہے۔

یہاں اقوام متحدہ کی ذمہ داری خصوصی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا موجودہ اعلیٰ سطحی اجلاس 18 سے 28 ستمبر تک جاری ہے، اور وزیراعظم محمد شہباز شریف 25 ستمبر کو جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ حکومت پاکستان کے مطابق وزیراعظم عالمی سطح پر دہشت گردی، علاقائی سلامتی، مذاکرات، سفارت کاری اور تنازعات کے پُرامن حل سمیت اہم معاملات پر پاکستان کا مؤقف پیش کریں گے۔ اس عالمی فورم پر پاکستان کے لیے یہ موقع موجود ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف اپنی طویل جدوجہد کو محض شکایات کے انداز میں نہیں بلکہ ایک جامع عالمی مسئلے کے طور پر پیش کرے۔ پاکستان کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ دہشت گردی کی کوئی بھی شکل، خواہ اس کا نشانہ کسی ملک کے فوجی ہوں یا عام شہری، عالمی امن کے لیے خطرہ ہے۔ اگر کسی ملک کی سرزمین دہشت گرد گروہوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ بن جائے تو اس کے اثرات بالآخر سرحدوں سے باہر بھی پہنچتے ہیں۔

اقوام متحدہ پہلے بھی پاکستان میں دہشت گرد حملوں کی مذمت کر چکا ہے۔ حالیہ دنوں میں خیبر پختونخوا میں ایک مسجد پر حملے کے بعد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے شہریوں اور عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے کی مذمت کرتے ہوئے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کی ضرورت پر زور دیا اور دہشت گردی و انتہا پسندی سے نمٹنے کی پاکستانی کوششوں سے یکجہتی کا اظہار کیا۔ تجزیہ بی این پی کے مطابق اقوام متحدہ کی ذمہ داری صرف دہشت گردی کے کسی واقعے کے بعد مذمتی بیان تک محدود نہیں۔

بقیہ 1

علی زرداری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پانی کو ہتھیار یا سیاسی دباؤ؟ کے ذرائع کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے، پائیدار امن کیلئے تمام دیرینہ تنازعات بالخصوص جموں وکشمیر کے تنازعے کا حل ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان فلسطینی عوام اوران کے حق خودارادیت کی بھرپور حمایت جاری رکھے گا، پاکستان کوافغان سرزمین سے سرگرم دہشتگردگروہوں کی جانب سے مسلسل دہشتگردی کا سامنا ہے۔صدر مملکت کا کہنا تھا کہ افغان سرزمین پاکستان یا کسی بھی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہیں ہونی چاہیے، علاقائی تنازعات کے حل کیلئے مذاکرات کا کوئی متبادل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان فلسطینی عوام اوران کے حق خودارادیت کی بھرپور حمایت جاری رکھے گا، پاکستان کو افغان سرزمین سے سرگرم دہشتگردگروہوں کی جانب سے مسلسل دہشتگردی کا سامنا ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف، نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار اور اسپیکر قومی اسمبلی ایاز صادق نے بھی تقریب میں شرکت کی۔انتونیو گوتریس کا پاکستان کا اعلیٰ قومی اعزاز ملنے پر شکریہ ادا کیا جبکہ صدر مملکت نے یو این سیکرٹری جنرل سے ملاقات میں عالمی امن،مکالمے کے لئے ان کی کوششوں کو سراہا۔

بقیہ 2

خوشحالی کے لیے صوبائی حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات، امن وامان کی صورتحال میں بہتری، عوام کو ریلیف کی فراہمی اور مختلف ترقیاتی منصوبوں پر بھی گفتگو ہوئی۔قائم مقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے کہا کہ بلوچستان ملک کاایک اہم مگر نسبتاً پسماندہ صوبہ ہے، اس لیے صوبے کی پائیدار ترقی، خوشحالی اور عوامی فلاح موجودہ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام باصلاحیت، محنتی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے مالامال ہیں، جبکہ صوبہ قدرتی وسائل اورمعدنی ذخائر سے بھی بھرپور ہے۔انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے قدرتی وسائل کو موثر،شفاف اور بہتر انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے صوبے کے عوام کی معاشی وسماجی ترقی اور خوشحالی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے مقامی آبادی کو ترقی کے عمل میں زیادہ سے زیادہ شریک کیا جائے۔سیدال خان ناصر نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بہتری کے لیے موجودہ حکومت عسکری قیادت کے تعاون سے مؤثر اقدامات کررہی ہے۔ امن واستحکام ہی ترقی اور خوشحالی کی بنیاد ہے،اور وہ وقت دور نہیں جب بلوچستان میں پائیدار امن کے ساتھ ترقی اور خوشحالی کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا۔قائم مقام چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ بلوچستان پاکستان کی معاشی ترقی اور مستقبل میں اہم کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ پاک چین اقتصادی راہداری (CPEC) اور گوادر نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے پاکستان کے لیے معاشی ترقی کے اہم مراکز ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان منصوبوں سے بھرپور استفادے کے لیے سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر قومی اور صوبائی مفاد میں مشترکہ کوششیں کرنا ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کو ملک کے دیگر ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں، سیاسی قیادت اور تمام متعلقہ اداروں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔عوامی مسائل کے حل، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور ترقیاتی عمل کو تیز کرنے کے لیے اجتماعی کاوشیں ناگزیر ہیں۔سیدال خان ناصر نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان کی ترقی، امن، معاشی استحکام اور عوام کی خوشحالی کے لیے تمام متعلقہ حلقوں کو سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی ترقی درحقیقت پاکستان کی ترقی ہے اور ایک پرامن، خوشحال اور ترقی یافتہ بلوچستان ملک کے روشن مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

بقیہ 3

بنانا ہوگا، سیلاب، زلزلوں، لینڈ سلائیڈنگ، جنگلات میں آتشزدگی، وباؤں اور سموگ جیسی قدرتی آفات ہمارے عزم وحوصلے کیلئے باعث امتحان ہیں۔جمعرات کو 8 اکتوبر 2005 کے تباہ کن زلزلے کی مناسبت سے منائے جانے والے قومی یوم استقامت کے موقع پر اپنے پیغام میں وزیراعظم نے کہا کہ آج پوری قوم عزم و استقلال کیساتھ 21واں قومی یوم استقامت مناتے ہوئے 8 اکتوبر 2005 کے تباہ کن زلزلے کے متاثرین کو خراج عقیدت پیش کر رہی ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ قوم آج بھی اس غیر معمولی تباہی کے نتیجے میں جانوں سے محروم ہونے والے اپنے پیاروں کو سوگوار دلوں کے ساتھ یاد کرتی ہے،قوم اس المناک گھڑی میں قوم کی جانب سے بہادری، ہمدردی اور ایثار پر مبنی اجتماعی ردعمل کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں شامل ہے حالانکہ عالمی سطح پر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں پاکستان کا حصہ نہایت کم ہے،سیلاب، زلزلوں، لینڈ سلائیڈنگ، جنگلات میں آتشزدگی، وباؤں اور سموگ جیسی قدرتی آفات ہمارے عزم وحوصلے کے لیے باعث امتحان ہیں اورمحدود معاشی وسائل پر بھاری بوجھ بھی ڈالتی ہیں۔وزیراعظم نے کہا کہ [illegible]

انسانی جانوں، ذرائع معاش اور اہم بنیادی ڈھانچے پر آفات کے اثرات میں کمی لانے کی ہماری صلاحیت مزید مستحکم ہو رہی ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ قومی یوم استقامت 2026 کے موقع پر حکومت اس قومی عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ ہم خطرات سے دوچار ہونے پر ردعمل سے مربوط پیشگی تیاری اور بحالی کے بعد ہم آہنگ پائیدار ترقی کی جانب بڑھیں گے تاکہ ایک محفوظ، مضبوط اور موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کی بہتر صلاحیت رکھنے والے پاکستان کو یقینی بنایا جا سکے، اللہ تعالیٰ ہمارے مخلصانہ قومی عزم اور نیک نیت کو کامیابی عطا فرمائے۔پاکستان پائندہ باد

بقیہ 4

کہا کہ سیاسی اختلافات اپنی جگہ، ملکی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا، ملک میں جمہوریت کا تحفظ صرف حکومت نہیں اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو درپیش سکیورٹی چیلنجز کے پیش نظر اپوزیشن کا غیر ذمہ دارانہ رویہ ناقابل فہم ہے،دہشت گردی کے خلاف جنگ میں قوم اپنی بہادر افواج کے ساتھ کھڑی ہے،شہدا کی قربانیوں کا تقاضا ہے کہ ملک میں امن واستحکام کو مقدم رکھا جائے،پاک فوج اور سکیورٹی فورسز ملکی دفاع کے لئے مسلسل قربانیاں دے رہی ہیں،اندرونی و بیرونی خطرات کے مقابلے کے لئے قومی اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے،ملک حالت جنگ میں ہے،اپوزیشن کو سیاسی پختگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جوانوں کی قربانیاں سیاسی مفادات سے بالاتر قومی اثاثہ ہیں،وطن کی سلامتی کے لئے قربانیاں دینے والوں کے ساتھ پوری قوم متحد کھڑی ہے،عوام جلاؤ گھیراؤ، توڑ پھوڑ کی سیاست اور دھرنوں کو مسترد کرتے ہیں۔

بقیہ 5

میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مسئلے کا حل چاہتی ہے تو عمران خان سے ملاقات کرانا ہوگی، عمران خان سے ملاقات کے بغیر مذاکرات نہیں ہوسکتے ژوب میں پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے زیر اہتمام شہدا سات اور گیارہ اکتوبر کی برسی کی مناسبت سے منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے محمود خان اچکزئی نے کہا کہ عمران خان سے ملاقات کے بعد مذاکرات ختم نہیں ہوں گے بلکہ مسائل کے حل تک مذاکرات کا سلسلہ جاری رہیگے انہوں نے کہا کہ وہ ضمانت دیتے ہیں کہ عمران خان سے ملاقات کے بعد تمام مسائل کے حل تک مذاکرات جاری رکھے جائیں گے عمران خان جو کہیں گے ہم وہی بات آگے پہنچائیں گے محمود خان اچکزئی نے کہا کہ عمران خان کو توڑنے کی کوشش کی گئی، مگر وہ نہیں ٹوٹے، عمران خان کو توڑنے کی کوشش ایک مجرمانہ فعل ہے جو ناکام رہی۔انہوں نے کہا کہ اگر شہباز شریف اور اسٹیبلشمنٹ مسئلے کا حل چاہتے ہیں تو عمران خان سے ملاقات ضروری ہے انہوں نے کہا کہ عوام کو اپنے بنیادی حقوق کے لیے متحد ہونا ہوگا، پارلیمنٹ کو بااختیار اور آئین کو مقدم ہونا چاہیے، پشتون قوم اپنے حقوق کے لیے سیاسی جدوجہد جاری رکھنا ہوگی۔ ملک میں برابری اور انصاف پر مبنی نظام چاہتے ہیں، سیاسی کارکنوں اور عوام کو جمہوری جدوجہد میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا،آئین کی بالادستی کے بغیر ملک میں استحکام ممکن نہیں محمود خان اچکزئی نے کہا کہ خیبرپختونخوا میں گورنرراج نافذ کیا گیا تو ملک کا ہر چوراہا بند کریں گے، گورنرراج کسی صورت قبول نہیں کریں گے اور اس کے خلاف بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ ہم شہباز حکومت کو تسلیم نہیں کرتے، چیف الیکشن کمشنر اور ارکان کی تقرری کے معاملے پر وزیراعظم یا اسپیکر کے دفتر میں ملاقات نہیں ہوگی، تاہم تقرری کے معاملے پر نواز شریف کے مری والے گھر میں بیٹھ کر بات کرنے کو تیار ہیں۔انہوں نے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر اور ارکان کی تقرری آئینی طریقہ کار کے مطابق ہونی چاہیے۔محمود خان اچکزئی نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ ملک میں آئین کی بالادستی، جمہوریت اور پارلیمنٹ کی خودمختاری کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

بقیہ 6

جائے گا۔ بدھ کو پی ٹی وی ہیڈکوارٹرز میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ پی ٹی آئی کی قیادت نے ہمیشہ معصوم کارکنوں کو اپنے مذموم مقاصد کی آگ کا ایندھن بنایا اور مشکل وقت میں انہیں تنہا چھوڑ دیا۔انہوں نے کہا کہ 2014 کے دھرنے، 9 مئی، اکتوبر اور نومبر 2024 کے واقعات میں کارکنوں کو اداروں کے خلاف اکسایا گیا جبکہ خود قیادت نے نہ تو قید کارکنوں کی خبر لی اور نہ ہی جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت کی۔حنیف عباسی نے کہا کہ افغانستان کی سرزمین پر 27 سے 28 وار لارڈز قابض ہیں جنہیں بھارت سے فنڈنگ اور اسرائیل سے انٹیلی جنس معلومات مل رہی ہیں اور پی ٹی آئی قیادت ماضی میں 40 سے 50 ہزار دہشت گردوں کو واپس لاکر بسانے کی مجرم ہے جس کے نتائج آج بدامنی کی صورت میں سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو سال کے دوران خیبرپختونخوا میں دہشت گردی کے 6200 واقعات اور 1200 شہادتیں ہوئیں جبکہ رواں سال کے 14 حملوں سمیت ہونے والے 37 خودکش دھماکوں میں سے 97 فیصد حملہ آوروں کا تعلق افغانستان سے تھا۔وفاقی وزیر نے مالی و [illegible]

بقیہ 7

(BSTS) کے [illegible]

بقیہ 8

[illegible]

نے اسی دوران خیبرپختونخوا کے لوگوں کے خلاف ایک تازہ دہشت گردی کی لہر شروع کر دی ہے، 6 اکتوبر کو ڈی آئی خان میں دہشت گردوں نے ایک بار پھر 5 بیگناہ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا، جاں بحق 5 افراد میں سے دو کسٹم اہلکار تھے۔خواجہ آصف نے کہا کہ اس سنجیدہ معاملے سے مکمل طور پر بے حس، پوری صوبائی کابینہ، وزیراعلیٰ سمیت اپنے سیاسی ناکام لانگ مارچ میں پوری طرح مشغول ہے، ان بے حس اور بے شرم لوگوں نے ہمیشہ کی طرح ڈی آئی خان میں ان 5 افراد کے بے گناہ قتل کی بھی پہلے کی طرح کوئی مذمت نہیں کی، سوگوار خاندانوں سے کوئی تعزیت نہیں کی، ان کے جنازے نہیں پڑھے یا کم ازکم دکھانے کی حد تک ہی سہی ان کے گھروں تک جاکر افسوس نہیں کیا۔پی ٹی آئی پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کسی بھی اعتبار سے ناقابل معافی ہے بدقسمتی سے،اس کے برعکس، وزیراعلیٰ نے رات گئے آئی جی پولیس اور چیف سیکریٹری خیبرپختونخوا کو اپنی پارٹی کے کہنے پر گورنر کی سیکیورٹی میٹنگ میں شرکت پر آج سرزنش کرنے کیلئے اجلاس بلا رکھا ہے۔وزیردفاع نے کہا کہ ایک صوبہ جو دہشت گردی کی زد میں ہے اس کے وزیراعلیٰ اور اس کی کابینہ نے صوبے کے عوام کو پوری طرح دہشت گردوں کے رحم پر چھوڑ دیا ہے، اسی لیے خیبرپختونخوا کے عوام مختلف علاقوں میں صوبائی حکومت کے خلاف سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں اور یہ مزید برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ خیبرپختونخوا کے لوگوں کا کافی خون بہایا جاچکا ہے، اس حکومت کی دہشت گردوں سے کھلی ملی بھگت اور اس کے سہولت کار ایکوسسٹم کی کافی مثالیں اور شواہد موجود ہیں، جو ہر پاکستانی پچھلے تین سال میں اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ چکے ہیں۔خواجہ آصف نے کہا کہ ماضی میں نواز شریف اور اس کا پورا خاندان اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت پی ٹی آئی کے دور میں قید رہی، وقت نے ثابت کیا کہ الزام بس الزام تھے،عمران خان کی فرمائش پر قید کیا جاتا تھا، مگر پاکستان مسلم لیگ (ن) نے پارلیمنٹ میں اپنے رول کو کبھی ذمہ داری سے نبھایا، ملک اور اداروں کو یرغمال نہیں بنایا، عدالتوں اور پارلیمنٹ میں قانونی اور آئینی جنگ لڑی اور طالبان کے اتحادی نہیں بنے۔ وزیردفاع نے کہا کہ اہم فیصلے کرنے کا وقت آ چکا ہے خیبرپختونخوا کو مزید نااہل، بے حس حکمران اور طالبان کے اتحادیوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا، ملک کی وحدت کو خطرے میں نہیں ڈالا جاسکتا اورایک پورے صوبے کو یرغمال نہیں بنایا جاسکتا۔

بقیہ 9

بحالی کے تحفظ پر غور کیا گیا۔وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستان کو اپنی برآمدی صلاحیت اور پیداواری شعبوں کی استعداد کار بڑھانا ہوگی۔ مزید برآں معاشی خود انحصاری کے حصول کے لیے 2035 تک برآمدات کو 100 ارب ڈالر تک لے جانا ناگزیر ہے۔احسن اقبال نے کہا کہ رئیل اسٹیٹ اور تعمیراتی شعبے کسی بھی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ یہ شعبے متعدد صنعتوں سے جڑے ہوئے ہیں اور روزگار کے وسیع مواقع پیدا کرتے ہیں۔ بریفنگ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ تعمیراتی شعبہ 72 متعلقہ صنعتوں کو سہارا دیتا ہے اور ملکی روزگار میں اس کا حصہ تقریباً 9.5 فیصد ہے۔ وفاقی وزیر نے نشاندہی کی کہ پاکستان کو ہاؤسنگ کے سنگین بحران کا سامنا ہے، آبادی میں اضافے کے باعث رہائش کی مانگ بڑھ رہی ہے جبکہ آبادی کا ایک بڑا حصہ اب بھی مناسب رہائشی سہولیات سے محروم ہے۔ پاکستان کی شہری آبادی 2017 میں تقریباً 7 کروڑ 60 لاکھ (76 ملین) تھی جو 2023 میں بڑھ کر 9 کروڑ 40 لاکھ (94 ملین) ہو گئی۔ ملک میں رہائش کی سالانہ طلب 7 لاکھ یونٹس ہے جبکہ رسد صرف 2 لاکھ 50 ہزار یونٹس ہے جس کے باعث ہر سال تقریباً 4 لاکھ 50 ہزار مکانات کی کمی کا سامنا ہے۔وفاقی وزیر نے عمودی تعمیرات (ورٹیکل ڈویلپمنٹ) کو فروغ دینے، محدود اراضی کے بہتر استعمال اور زرعی زمینوں کو بے ہنگم پھیلاؤ سے بچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اجلاس میں پیش کیے گئے اعداد وشمار کے مطابق 2005 سے 2022 کے دوران تعمیر شدہ رقبے میں اسلام آباد میں 104 فیصد، لاہور میں 59 فیصد، کراچی میں 43 فیصد، پشاور میں 44 فیصد اور کوئٹہ میں 72 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کو جدید ٹیکنالوجی، جدت اور زیادہ موثر تعمیراتی طریقہ کار اپنا کر شعبہ تعمیرات کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہوگا۔ انہوں نے پاکستان کے ہنر مند اور تکنیکی افرادی قوت کے وسیع ذخیرے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی مزدوروں اور پیشہ ور افراد نے مشرق وسطیٰ میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے تاہم انہوں نے زور دیا کہ پاکستانی تعمیراتی کمپنیوں کو بھی عالمی سطح پر اپنی موثر موجودگی قائم کرنی چاہیے اور بین الاقوامی مارکیٹ میں مقابلہ کرنا چاہیے۔وفاقی وزیر احسن اقبال نے اس بات پر زور دیا کہ ایک مستحکم معیشت کے قیام کے لیے سرکاری اور نجی شعبے کو باہم مل کر کام کرنا ہوگا جبکہ پائیدار معاشی ترقی کے لیے پالیسیوں کا تسلسل اور سیاسی استحکام بنیادی شرائط ہیں۔انہوں نے کہا کہ نجی شعبے کو معاشی ترقی کا انجن بننا چاہیے، پاکستان معیاری تعمیراتی مواد تیار کر رہا ہے اور اب توجہ ایسے منصوبوں پر مرکوز ہونی چاہیے جو برآمدات اور زرمبادلہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ تعمیراتی شعبے کو صرف ملکی ضروریات پوری کرنے تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے برآمدات، سرمایہ کاری اور زرمبادلہ کے حصول کا ایک ذریعہ بنایا جانا چاہیے۔اجلاس میں ممبر پلاننگ کمیشن وقاص انور نے ہاؤسنگ، تعمیرات اور رئیل اسٹیٹ سے متعلق مجوزہ اصلاحاتی فریم ورک پر بریفنگ دی۔ پریزنٹیشن میں تجویز کردہ اہداف کے تحت ہاؤس اونرشپ پلان فار ایوری ون کے تحت سالانہ 3 لاکھ سے 4 لاکھ رہائشی یونٹس کی فراہمی اور 2035 تک رہائشی قرضوں (مارگیج فنانس) کو جی ڈی پی کے 0.5 فیصد سے کم سے بڑھا کر 5 فیصد تک لے جانے کا خاکہ پیش کیا گیا۔ اصلاحات کے تحت مالی سال 2029 تک اراضی کے ریکارڈ، اجازت ناموں، قیمتوں کے تعین اور جائیداد کی منتقلی کو ڈیجیٹائز کرنے کا ہدف بھی مقرر کیا گیا ہے،جس کے ساتھ تعمیراتی منظوریوں کے لیے ون ونڈو سہولت، کام کی تصدیق کے مراحل سے مشروط مراعات اور رئیل اسٹیٹ لین دین کے لیے محفوظ اسکرو میکنزم کا نظام شامل ہے۔

بقیہ 10

تفصیل کے مطابق ایس ایس پی لسبیلہ نجیب اللہ چندرانی کی جرائم پیشہ عناصر کیخلاف کارروائی کی ہدایت پر ایس ایچ او بیلہ یار محمد کمانڈو نے اپنی پولیس ٹیم کے ہمراہ کامیاب کارروائی عمل میں لاتے ہوئے پولیس تھانہ بیلہ کے مقدمہ نمبر 66/2026 بجرم 381-A ت پ میں ملوث ملزم موٹر سائیکل چور عبدالغنی ولد محمد ابراہیم سکنہ کاٹھوڑ بیلہ کو گرفتار کر کے ملزم کے قبضہ سے چوری شدہ موٹر سائیکل ہنڈا CG-125 رجسٹریشن نمبر KQY-3023 برآمد کرلی۔ واضح رہے کہ ملزم نے مدعی یاسین کے گھر واقع نزد محلہ ہاشمیہ مسجد بیلہ کے باہر کھڑی موٹر سائیکل چوری کی تھی لیکن بیلہ پولیس کی بہترین تفتیش اور اچھی حکمت عملی کے نتیجہ میں ملزم کی جلد گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ گرفتار ملزم سے بیلہ پولیس نے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

بقیہ 11

حکومت نے رئیل اسٹیٹ سیکٹر کے ایڈوانس انکم ٹیکس میں 50 فیصد کمی کی، جائیداد کی فروخت پر ٹیکس شرح 5.5 فیصد سے کم کر کے 2.75 فیصد کردی، جائیداد کی خریداری پر ٹیکس شرح 2.5 سے کم کرکے 1.25 فیصد کی، جائیداد فروخت پر ایڈوانس ٹیکس وصولی 42 فیصد کمی سے 23 ارب روپے ہوگئی۔ذرائع کے مطابق جائیداد کی خریداری پر انکم ٹیکس وصولی 31 فیصد کمی سے 12.2 ارب روپے رہی۔ذرائع کے مطابق ہول سیلرز اور ریٹیلرز نے 3 ماہ میں مجموعی طور پر 18.4 ارب روپے ٹیکس دیا،ہول سیلرز کی ٹیکس ادائیگی 10 فیصد کمی سے 6.2 ارب روپے رہی، ریٹیلرز نے 11.3 ارب روپے انکم ٹیکس ادا کیا جو گزشتہ سال سے 8.3 فیصد زیادہ ہے۔ذرائع کے مطابق آئی ایم ایف پروگرام سے قبل سالانہ ٹیکس حصہ 391 ارب روپے تھا، 2 سالہ آئی ایم ایف پروگرام کے بعد حصہ 629 ارب روپے ہوگیا، بجٹ میں تنخواہ دار طبقے کے لیے 52 ارب روپے ریلیف کا دعوی کیا گیا اور تنخواہ دار طبقے کے لیے ٹیکس شرح میں 3 فیصد تک کی کی گئی۔

بقیہ 12

رسائی فراہم کرتا ہے،ژوب جیسے دور افتادہ علاقے میں قائم آئی ٹی ہب ڈیجیٹل خواندگی کو فروغ دینے اور نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے میں مددگار ثابت ہوگا،اس اقدام کے ذریعے علاقے کے نوجوانوں کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ہنر حاصل کرنے کے مواقع میسر آئیں گے۔ژوب کا نیا آئی ٹی سینٹر علاقے میں روزگار کے نئے اور بہتر مواقع پیدا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ جدید سہولیات فراہم کرنے والا یہ منصوبہ بلوچستان کے روشن اور خوشحال مستقبل کی سمت ایک اہم ترین قدم ہے۔

بقیہ 13

گیا۔ذرائع کے مطابق دھماکے میں زخمی ہونے والوں میں شوکت، ان کا بیٹا باقر اور ظفر شامل ہیں، جن کا تعلق سندھ کے علاقے کشمور سے بتایا جاتا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی سیکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر متعلقہ اداروں کے اہلکار فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور علاقے کو گھیرے میں لے کر سیل کر دیا۔سیکیورٹی حکام کی جانب سے دھماکے کی نوعیت، وجوہات اور اس کے محرکات کا تعین کرنے کے لیے شواہد اکٹھے کر کے باقاعدہ تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

بقیہ 14

شیریں مزاری، وکیل ایمل خان منڈوخیل، زینب جنجوعہ ودیگر کے ہمراہ عدالت کے سامنے پیش ہوئے، پراسیکیوٹر راجہ نوید عدالت کے سامنے پیش ہوئے۔زینب جنجوعہ نے موقف اپنایا کہ عدالت حکم کے باوجود میری ملاقات نہیں کرائی ، کاپیز بھی ایمان اور ہادی کو نہیں دی گئیں، میں دو گھنٹے جیل کے باہر انتظار کرتی رہی میری ملاقات عدالتی حکم کے باوجود نہیں کرائی گئی،ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ کو عدالت پیش کیا جائے۔جج طاہر عباس سپرا نے کہا کہ میرے پاس جیل والوں کی رپورٹس پڑی ہوئی ہیں، زینب جنجوعہ نے کہا کہ ویسے اڈیالہ سے قیدی آرہے ہیں ان کو عدالت میں پیش کیوں نہیں کیا جارہا۔عدالت نے ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ پر فرد جرم عائد کردی،عدالت نے 9 اکتوبر کو استغاثہ کے گواہوں کو طلب کرلیا،ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ کو ویڈیو کے ذریعے پیش کیا گیا۔ہادی علی چٹھہ نے اعتراض کیا کہ مجھے تو ابھی تک کاپیز بھی نہیں ملیں، جب تک قانونی تقاضے پورے نہیں ہوتے فرد جرم عائد نہیں ہوسکتی۔زینب جنجوعہ نے اعتراض کیا کہ نا کاپیز ایمان اور ہادی کو ملیں نا ہی ان سے وکلا کی ملاقات ہوئی، عدالت تمام قانونی تقاضے پورے کئے بغیر فرد جرم عائد نہیں کر سکتی۔عدالت نے تمام اعتراضات کے باوجود ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ پر فرد جرم عائد کردی ۔جج طاہر عباس نے زینب جنجوعہ سے مکالمہ کیا کہ آپ اس آرڈر کو چیلنج کر سکتے ہیں۔عدالت نے آئندہ سماعت پر ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ کو عدالت پیش کرنے کا حکم دیا، عدالت نے کیس کی سماعت 9 اکتوبر تک ملتوی کردی۔

بقیہ 15

حوالے ختم کرنے کی کوشش کی۔انسانی حقوق کونسل کے 47 رکن ممالک نے قرارداد کو اتفاق رائے سے منظور کیا۔قرارداد میں پہلی بار واضح تسلیم کیا گیا کہ سرحد پار آبی تعاون محفوظ پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کے انسانی حقوق کیحصول سے براہ راست تعلق ہے۔قرارداد کی منظوری کے موقع پر پاکستان کی جانب سے فرسٹ سیکرٹری عدیل کھوکھر نے خطاب کیا۔ عدیل کھوکھر نے مشترکہ آبی وسائل کے حوالے سے پاکستان کے اصولی مؤقف کو واضح کیا اور کہا کہ جہاں پانی مشترک ہو، وہاں ذمہ داریاں بھی مشترک ہوتی ہیں، مشترک پانیوں پر تعاون ہمسایہ ممالک کے درمیان کسی احسان یا رعایت کا معاملہ نہیں بلکہ مشترکہ ذمہ داری ہے۔انہوں نے کہا کہ کوئی بھی بالائی دریا کا ملک پانی کو سیاسی دباؤ، اثرو رسوخ کے آلے کے طور پر استعمال نہیں کرسکتا،پانی کو سیاسی دباؤ کے آلے کے بجائے باہمی تعاون اور باہمی ذمہ داری کے اصولوں کے تحت استعمال کیا جانا چاہیے۔

بقیہ 16

جانے کے باعث جاں بحق ہوئے ہیں۔پولیس کے مطابق جاں بحق ہونے والے دونوں بھائیوں کی شناخت محمد حسن اور محمد ہاشم پسران میرزا خان قوم ملاخیل سکنہ کلی ملا عبداللہ کے نام سے ہوئی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دونوں بھائی مبینہ طور پر گھر سے ناراض ہو کر نکلے تھے اور بعد میں ان کی لاشیں کوئلے کی ایک بند کان سے ملی ہیں۔پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاشیں اپنی تحویل میں لے لیں اور ضروری کارروائی کے بعد ورثا کے حوالے کردیں، جبکہ واقعے کے حوالے سے مزید تفتیش جاری ہے۔

بقیہ 17

لوڈشیڈنگ اور امن وامان کی ابتر صورتحال پر پی ٹی آئی حکومت کیخلاف نعرے بازی کی۔ احتجاجی مظاہرین کی جانب سے صوبائی حکومت سے خیبرپختونخوا میں امن قائم کرنے کیلئے عملی اور ٹھوس اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔خیبرپختونخوا میں امن وامان، مہنگائی اور بیروزگاری سنگین مسئلہ بن چکے ہیں لیکن صوبائی حکومت کی توجہ احتجاجی سیاست پر مرکوز ہے۔دوسری جانب خیبرپختونخوا کے عوام نے صوبائی حکومت کی 13 سالہ کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے،صوابی، تخت بھائی، رستم سمیت مختلف علاقوں کے شہریوں نے صوبائی حکومت کی کارکردگی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت نے خیبرپختونخوا میں 13 سال سے زائد عرصہ گزار دیا تاہم صوبے میں عوام کی توقعات کے مطابق تبدیلی نظر نہیں آئی۔ شہریوں کے مطابق خیبرپختونخوا کے اسپتالوں میں سہولیات کا فقدان ہے جبکہ صوبے کا انفراسٹرکچر بھی مسائل کا شکار ہے۔پی ٹی آئی کے ایم این ایز اور ایم پی ایز عوامی مسائل حل کرنے کے بجائے اپنے مفادات پر توجہ دے رہے ہیں اور انہیں عوامی مشکلات سے کوئی سروکار نہیں۔شہریوں نے کہا کہ خیبرپختونخوا کے عوام صوبائی حکومت کی کارکردگی سے مطمئن نہیں اور بنیادی مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات چاہتے ہیں۔

بقیہ 18

کی شناخت سعد فجر کے نام سے کی گئی ہے۔اطلاعات کے مطابق مقتول کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے قتل کیا، واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو ایدھی ایمبولینس کے ذریعے اسپتال منتقل کردیا گیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرکے ملزمان کی تلاش اور واقعے کی وجوہات جاننے کے لیے باقاعدہ تحقیقات کا آغاز کردیا ہے۔

بقیہ 19

دیا۔عدالت نے تحریری فیصلے میں لکھا کہ ملزمہ کا نام ابتدائی ایف آئی آر میں شامل نہیں تھا، بعد میں ضمنی بیان کے ذریعے نامزد کیا گیا،ملزمہ کے خلاف قتل کا کوئی براہ راست اور مخصوص کردار سامنے نہیں آیا، معاملہ مزید انکوائری کا ہے۔فیصلے کے مطابق کیس کا چالان جمع ہو چکا ہے، تفتیش مکمل ہے اور ملزمہ سے مزید تفتیش مطلوب نہیں، عدالتی آبزرویشن عبوری نوعیت کے ہیں، ٹرائل کورٹ کے حتمی فیصلے پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔واضح رہے کہ 4 مئی 2026 کو تھانہ بھلگراں میں فرخ افضل کے اغوا اور قتل کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ مدعی چوہدری افضل کے مطابق رات 12 بجے نامعلوم افراد ان کے بیٹے فرخ افضل کو زبردستی گاڑی میں ڈال کر لے گئے۔پراسیکیوشن کے مطابق ملزمہ ماہ نور شاہد پر قتل کی منصوبہ بندی اور مقتول کو اغوا کروانے کا الزام تھا۔

بقیہ 20

آپریشن نہیں ہونے جا رہا، صوبے کے عوام نے لانگ مارچ مسترد کردیا۔بدھ کو اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اپوزیشن سے مذاکرات کے لیے بیٹھنے کی بات کر چکے ہیں اور اب تمام معاملات کو حل کیا جانا چاہیے۔رانا ثنا اللہ نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ کسی بھی صورت ریاست کو یرغمال بنا کر اور سیاسی عدم استحکام کے رویے سے کسی بھی مطالبے کو منوایا نہیں جاسکتا، پاشاصاحب کے کامیاب تجربے کے بعد پی ٹی آئی کو شناخت ملی، پی ٹی آئی گالم گلوچ اور عدم برداشت کے کلچر کو فروغ دینے میں کامیاب رہی ہے،اب بھی سوشل میڈیا اور میڈیا پر ایسی صورتحال پیدا کر دی جاتی ہے۔مشیر وزیراعظم کا کہنا تھا کہ سیاسی رواداری کو ختم کر دیا گیا، پی ٹی آئی نے ایک سیاسی جماعت کے طور پر اپنے اس ایجنڈے کو آگے بڑھایا ہے،2014 کے بعد سے پی ٹی آئی اسلام آباد کا گھیرا؟ ہمیشہ کرنا چاہتی ہے جس کیلئے خیبر پختونخوا حکومت کے تمام وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایک طرف شہدا کے لاشے پڑے ہیں، کیا کسٹم اور پولیس کے شہدان لیگ کے ہیں وہ خیبر پختونخوا میں کے باشندے ہیں۔مسلح افواج کے شہدا کی بڑی تعداد خیبر پختونخوا سے ہے۔رانا ثنا اللہ نے پی ٹی آئی کے لانگ مارچ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خیبر پختونخوا حکومت ڈھول بجا کر لوگوں کو اکٹھا کر رہی تھی اور ورغلا رہی تھی مگر صوبے کے عوام نے اس کو مسترد کردیا، جب سے لانگ مارچ شروع کیا کسی جگہ یہ چند ہزار سے زیادہ لوگ اکٹھے نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ کیمپس کے لیے کروڑوں روپے اکٹھے کئے گئے مگر وہاں لیٹنے بیٹھنے کیلئے دریاں تک نہیں تھیں، خیبر پختونخوا کی حکومت کو باور کروایا گیا سمجھایا گیا مگر وہ کہتے ہیں کہ میرا ایجنڈا لوگوں کی خدمت نہیں بلکہ عشق عمران میں مرنا ہے۔ان کو انگیج کرنے کی کوشش کی گئی اور مذاکرات میں ان سے بات ہوئی۔رانا ثنا اللہ نے کہا کہ مذاکرات میں ڈیڈلاک کا باعث بننے والی بات کو غلط طور پر پیش کیا جارہا ہے،سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ دہشتگردی کے خلاف پالیسی میں ہمارا نقطہ نظر شامل نہیں کیا گیا یہ بالکل غلط تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔پی ٹی آئی اور وفاقی حکومت کے درمیان لانگ مارچ روکنے کے لئے ہونے والے مذاکرات کسی معاہدے پر پہنچے بغیر ختم ہوگئے تھے۔کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی بات چیت کے بعد دونوں جانب سے دعوے اور الزامات عائد کیے جارہے ہیں جبکہ پی ٹی آئی کی جانب سے لانگ مارچ جاری ہے۔مشیر وزیراعظم نے کہا کہ دہشتگردی کے خلاف پالیسی تو پہلے سے بنی ہوئی ہے، مسلح افواج اسے بڑی کامیابی سے آگے بڑھا رہی ہے۔ انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز پہلے سے ہورہے ہیں جن پر ان کو اعتراض ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ خیبرپختونخوا میں کوئی نیا آپریشن نہیں ہونے جا رہا اور کوئی آئی ڈی پیز نہیں بنیں گے، فیلڈ مارشل اور وفاقی حکومت پہلے کہہ چکی ہے کہ کوئی نئے آئی ڈی پیز نہیں بنانے جا رہے ۔دوسرا مطالبہ افغانستان سے ہے کہ آپ اپنی سرزمین دہشتگردی کے خلاف استعمال نہ ہونے دیں، ہمارے دوست ممالک سعودی عرب، قطر، چین نے اپنی بھرپور کوشش کی اور افغان رجیم کو سمجھایا۔ افغان رجیم تیار نہیں ہوئے وزیردفاع 2 مرتبہ اس میٹنگ کے لیے استنبول گئے۔ پاکستان کی پالیسی ہے افغان سرزمین سے اگر پاکستان میں دہشتگردی کے لیے کوئی منصوبہ بنا تو اسے ختم کریں گے،ہم نے ثبوت کے ساتھ محدود کارروائیاں کیں ہیں۔ایپکس کمیٹی کا صوبائی سربراہ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے اور سہیل آفریدی نے 11 ماہ میں صرف ایک میٹنگ کی، اس صورتحال میں ضروری ہے کہ دہشتگردی کے خلاف جو پالیسی ہے اس پر عمل ہو۔اس پالیسی کی کامیابی میں کمی صوبائی حکومت کی غیر حاضری مسلح افواج کا کام دہشتگردوں کو ختم کرنا ہے اور بعد میں نظام سول ایڈمنسٹریشن نے سنبھالنا ہے مگر وہاں تو 5 اضلاع میں پولیس اسٹیشن ہی نہیں ہیں، 17 ہزار پولیس کی آسامیاں خالی ہیں۔سی ٹی ڈی کے 3300 لوگ ہیں جس میں سے 25 مستقل اور باقی کنٹریکٹ پر ہیں، پولیس اور سی ٹی ڈی کو بجٹ ہی نہیں دیا جارہا، پاکستان کا یہ کام اور کروڑوں لوگوں کی جان کی حفاظت کون کرے گا؟ اس صورتحال کو زیادہ دیر آگے نہیں چلایا جا سکتا۔اب پولیس نے بھی بہت جرات سے کام لیا ہے اوران کے لوگ بھی شہید ہو رہے ہیں،موجودہ آئی جی پولیس مبارکباد کے مستحق ہیں۔رانا ثنا اللہ نے کہا کہ سعودی عرب، قطر، چین، ترکیے نے افغان رجیم کو سمجھانے کی کوشش کی، افغان رجیم کو سمجھایا گیا کہ کوشش کریں آپ کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہو، پاکستان کے تمام حقائق کو تسلیم کیا گیا لیکن گارنٹی دینے کو تیار نہیں۔

بقیہ 21

مائیکرو فنانس اداروں کے ذریعے چھوٹے کاروباروں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ کم آمدنی والے طبقات تک مالی سہولتوں کی رسائی بڑھائی جائے۔وزیر خزانہ کا کہنا تھا کہ ڈیجیٹل مالیاتی خدمات مائیکروفنانس کے فروغ میں اہم ذریعہ ہیں،مشرق وسطی کی صورت حال سے عالمی معیشت متاثر ہوئی۔

بقیہ 22

سخت پابندی عائد کردی گئی، پولیس اہلکاروں کے یونیفارم میں ویڈیوز بنانے اور تصاویر کھنچوانے پر مکمل پابندی ہے۔ ذاتی تشہیر،شہرت یا گلیمر کے لیے پولیس یونیفارم کا استعمال سختی سے ممنوع قرار دیا گیا، سرکاری گاڑیوں، دفاتر اور نجی مقامات پر یونیفارم میں ویڈیو بنانے پر کارروائی ہوگی۔بغیر اجازت میڈیا پر بیانات دینے، پبلک فورمز پر بولنے اور آرٹیکل لکھنے پر پابندی کر دی گئی، پولیس اہلکار سوشل میڈیا پر اپنے ذاتی سیاسی یا مذہبی نظریات کا اظہار نہیں کرسکیں گے، کسی بھی قسم کی محکمانہ یا خفیہ دستاویزات اور تصاویر سوشل میڈیا پر شیئر کرنے پر پابندی، محکمے کی مثبت سرگرمیوں کو اجاگر کرنے کے لیے بھی ڈی آئی جی ہیڈ کوارٹرز سے منظوری لازمی ہوگی۔پولیس سرگرمیوں کی معلومات صرف سی پی او کے پبلک ریلیشنز برانچ سے جاری کی جائیں گی، یونٹ سربراہان اپنے عملے کی سوشل میڈیا سرگرمیوں کی نگرانی کے خود ذمہ دار ہوں گے۔سوشل میڈیا پالیسی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کا حکم دیا گیا، نئی سوشل میڈیا پالیسی کا اطلاق فوری طور پر نافذ العمل ہوگا، آئی جی اسلام آباد کی منظوری دی گئی۔

بقیہ 23

جبکہ حملہ آوروں نے موقع پر موجود سی سی ٹی وی کیمرے بھی توڑ دیے۔پی ٹی آئی خیبر پختونخوا کے صدر جنید اکبر خان کے مطابق رات تقریباً 2 سے 3 بجے ایم پی اے عبدالکریم تورڈھیر کی رہائش گاہ اور حجرے پر نامعلوم نقاب پوش افراد نے حملہ کیا، گنرز باچا خان، غنی رحمان، سردار علی اور ان کے بھائی عبدالناصر کو تشدد کے بعد اغوا کرلیا گیا۔جنید اکبر خان نے کہا کہ حملہ آوروں نے گاڑیوں پر فائرنگ کی،سی سی ٹی وی کیمرے اور ڈی وی آر بھی ساتھ لے گئے،رات کی تاریکی میں کسی کی رہائش گاہ اور حجرے میں داخل ہوکر چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرنا انتہائی قابل مذمت ہے۔

بقیہ 24

کردیا، وکیل غلام مصطفی کندوال نے کہا کہ میں سینئر وکیل ہوں عدالت میری بات نہیں سن رہی، ابھی ہمیں سپریم کورٹ سے یہی امید ہے۔جسٹس نعیم اختر افغان نے کہا کہ تین عدالتوں کے فیصلے آپکے خلاف ہیں،سپریم کورٹ نے بھی لیوگرانٹ نہیں کی،اب آپ دوبارہ سے پریکٹس نہیں کھول سکتے، مجھے افسوس ہوا ہے آپکے کنڈکٹ پر۔عدالت عظمی نے نظرثانی خارج کرتے ہوئے جرمانہ کا حکم واپس لے لیا۔

بقیہ 25

سرکاری اور نجی ہسپتالوں کی او پی ڈیز میں مریضوں کا رش بڑھ گیا ہے، جہاں روزانہ بڑی تعداد میں شہری موسمی بیماریوں کی شکایات کے ساتھ علاج کے لیے پہنچ رہے ہیں۔موسم کی تبدیلی کے دوران وائرل انفیکشنز تیزی سے پھیلنے جبکہ سرد اور خشک ہوا سانس کی بیماریوں، دمہ اور الرجی کے مریضوں کے لیے مشکلات میں اضافہ ہورہا ہے۔ ماہرین کے مطابق باہر نکلتے وقت ماسک کا استعمال گرد وغبار اور سرد ہوا سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے، جبکہ نیم گرم پانی، گرم مشروبات، سوپ اور متوازن غذا کا استعمال بھی مفید ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیماری کی علامات برقرار رہنے یا سانس لینے میں دشواری کی صورت میں خود سے ادویات استعمال کرنے کے بجائے فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کریں جبکہ والدین بچوں کو سرد ہوا اور اچانک درجہ حرارت میں تبدیلی سے محفوظ رکھنے، جبکہ بزرگوں اور پہلے سے سانس کی بیماریوں میں مبتلا افراد کی صحت پر خصوصی توجہ دیں۔

بقیہ 26

کیلئے اجتماعی سطح پر اپنا کردار جاری رکھا جائے گا۔اس۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سردار شیر محمد ماندڑہ اور سردار امام بخش ماندڑہ نے کہا کہ لسبیلہ ہم سب کی مشترکہ سرزمین ہے اور یہاں کا امن ہماری آنے والی نسلوں کے محفوظ مستقبل سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں امن، بھائی چارے اور باہمی احترام کو برقرار رکھنا ہر فرد خصوصاً قبائلی عمائدین کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔انہوں نے کہا کہ لسبیلہ کی قبائلی تاریخ رواداری، مہمان نوازی، باہمی احترام اور مشکل وقت میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی روشن روایات سے عبارت ہے۔ان روایات کو برقرار رکھتے ہوئے معمولی نوعیت کے معاملات کو تنازعات میں تبدیل کرنے کے بجائے گفت وشنید، مشاورت اور قبائلی اقدار کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت ہے۔سردار شیر محمد ماندڑہ اور سردار امام بخش ماندڑہ نے کہا کہ لسبیلہ میں مختلف قبائل اور برادریاں عرصہ دراز سے باہمی بھائی چارے کے ساتھ آباد ہیں، اس لیے کسی بھی قسم کی نفرت، انتشار یا بدامنی کی کوئی گنجائش نہیں۔انہوں نے کہا کہ تمام برادریوں کو ایک دوسرے کے احترام اور اجتماعی مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے علاقے میں امن و استحکام کیلئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ نواب جام کمال خان عالیانی لسبیلہ کی ترقی، خوشحالی، امن اور عوامی مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات کر رہے ہیں۔ ان کی سیاسی بصیرت، قبائلی معاملات سے واقفیت اور عوام وقبائلی عمائدین کے ساتھ مضبوط رابطہ قابل تحسین ہے۔انہوں نے کہا کہ نواب جام کمال خان عالیانی کی ہدایت پر منعقد ہونے والے اس اجلاس کا مقصد بھی برادری کے عمائدین کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرتے ہوئے لسبیلہ کے وسیع تر مفاد میں اجتماعی کردار کو مزید مؤثر بنانا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ماندڑہ برادری امن، اتحاد اور بھائی چارے کے پیغام کو آگے بڑھانے کیلئے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی اور لسبیلہ کے اجتماعی مفاد، ترقی اور خوشحالی کیلئے ہر مثبت کوشش کی حمایت کی جائے گی۔اس موقع پر سردارزادہ اللہ بخش ماندڑہ، عبدالواحد سومرو، وڈیرہ قادر بخش صابرہ، مولانا شیر محمد آچرہ سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا اور لسبیلہ میں امن و امان، قبائلی اتحاد اور باہمی بھائی چارے کے فروغ کی ضرورت پر زور دیا۔اجلاس میں بزرگ ہستی اور جام گروپ کے سینئر رہنما سید حیدر شاہ بخاری عبدالواحد صابرہ امام بخش آچرہ کریم بخش آچرہ نبی بخش ماندڑہ وڈیرہ محمد امین سومرو علی محمد ماندڑہ عبدالغفار آچرہ کونسلر میونسپل کمیٹی اوتھل محمد رفیق ماندڑہ کونسلر امام دین ماندڑہ وڈیرہ میراں ماندڑہ وڈیرہ سمیت دیگر قبائلی ومعزز شخصیات بھی موجود تھیں۔

بقیہ 27

جنوبی خیبر پختونخوا میں بچوں تک ویکسین کی رسائی متاثر رہی۔ نیشنل ایمرجنسی آپریشن سینٹر نے ذیلی انسداد پولیو مہم کی تفصیلات جاری کردیں۔ مہم کے دوران ملک بھر میں دو کروڑ 93 لاکھ بچوں کو پولیو سے بچا کے قطرے پلائے گئے۔ پنجاب کے 11 اضلاع میں 90 لاکھ 70 ہزار سے زائد بچوں کو ویکسین پلائی گئی، جبکہ سندھ کے 30 اضلاع میں ایک کروڑ 14 لاکھ بچوں کی پولیو ویکسینیشن ہوئی۔ خیبر پختونخوا کے 37 اضلاع میں 72 لاکھ بچوں کو پولیو سے بچا کے قطرے پلائے گئے۔ بلوچستان کے 32 اضلاع میں 23 لاکھ جبکہ اسلام آباد میں 4 لاکھ 43 ہزار بچوں کی ویکسینیشن کی گئی۔ گلگت بلتستان کے دو اضلاع میں تقریباً ایک لاکھ 40 ہزار بچوں کو پولیو سے بچاکے قطرے پلائے گئے۔

بقیہ 28

اور دیگر افراد کو پابندی پر عملدرآمد کی ہدایت کی گئی ہے۔سرکلر کے مطابق عدالتی کمرہ جات، راہداریاں، انتظار گاہوں، دفاتر اور عدالت کے دیگر مقامات پر ویڈیوز بنانے، تصاویر کھینچنے اور ٹک ٹاک بنانے کی اجازت نہیں ہوگی، تاہم صحافیوں کے لیے مختص مخصوص جگہ کو پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔لاہور ہائیکورٹ نے واضح کیا ہے کہ پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی، قانونی اختیار کی صورت میں خلاف ورزی کے لیے استعمال ہونے والا موبائل فون یا دیگر ریکارڈنگ ڈیوائس بھی ضبط کی جاسکتی ہے۔مزید برآں رجسٹرار لاہور ہائیکورٹ نے متعلقہ انتظامی افسران، رجسٹرارز، پبلک ریلیشنز آفیسر، ریسرچ اینڈ ریفرنس آفیسر، لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشنز اور سیکیورٹی حکام کو سرکلر پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنانے کی ہدایت کردی ہے۔

بقیہ 29

درخواست پر ساعت کا حصہ ہوں۔اس بیان پر عدالت نے درخواست دوسرے بینچ میں مقرر کرنے لیے رجسٹرار آفس کو بھجوادی۔درخواست میں نیب، چاروں صوبوں کے آئی جیز سمیت دیگر کو فریق بنایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ درخواست گزار اس ملک کی قانون پسند شہری ہے، خاوند بانی پی ٹی آئی عمران خان پر سیاسی شخصیت ہونے کی وجہ سے مقدمات درج کیے جارہے ہیں، طلب کرنے کے باوجود مقدمات کی تفصیلات فراہم نہیں کی جارہیں، مقدمات کی تفصیلات فراہم نہ کرنا آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے، عدالت تمام فریقین کو 22 جون 2023ء کے بعد درج مقدمات کی تفصیلات فراہم کرنے کا حکم دے۔

بقیہ 30

پہنچ چکی ہے، ملک، قوم اور جمہوریت کیلئے مذاکرات کا کامیاب ہونا بڑا ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ اس وقت صوبے کے حالات بڑے سنگین ہیں ملک اس وقت غیر آئینی، غیر قانونی اور عوام کی مرضی کے بغیر صورتحال کا متحمل نہیں ہوسکتا، ہر حال میں مذاکرات کے ذریعے بہتری کی طرف جانا چاہیے، گورنر راج، ایمرجنسی نہیں ہونی چاہیے، چیزیں اچھے طریقے سے حل ہونی چاہئیں،ہمارے مطالبات بہت سادہ تھے، بانی سے ملاقات، بشریٰ بی بی سے ملاقات، بانی پی ٹی آئی کے بلڈ پریشر اور ان کے ڈاکٹر کی ملاقات میں چلتے چلتے ذکر ہوا تھا یہ کہنا مناسب نہیں کہ باہر جاکر بتانے سے منع کیا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر اگست میں آیا تھا اور اس نے معائنہ کیا تھا، میں نے پارٹی کے خاص لوگوں اور فیملی کو بھی بتایا تھا۔بیرسٹر گوہر نے کہا کہ وزیراعظم نے مذاکرات کی مشروط پیشکش کی ہے،ہم نے پہلے ہی فیصلہ کیا تھا کہ حکومت کی طرف سے پیشکش آئے گی تو ہم غیر مشروط ہوکر بیٹھیں گے، سیاسی معاملات میں بغیر کسی شرط کے لوگ بیٹھتے ہیں، بات چیت کرتے ہیں اور حل نکلنے تک بات چیت جاری رکھنی چاہیے، مذاکرات ہونے چاہئیں اور بغیر کسی شرط کے ہونے چاہئیں۔انہوں نے کہا کہ اسلام آباد ہمارا ہے لانگ مارچ یہاں کیوں نہیں پہنچے گا؟ لانگ مارچ اپنے شیڈول کے مطابق 11 یا 12 اکتوبر کو اسلام آباد پہنچے گا، مذاکرات کے بغیر لانگ مارچ کو کمزوری سمجھنا بڑی نامناسب بات ہے۔انہوں نے کہا کہ اندر کی باتیں باہر ڈسکس ہونے لگیں تو وقت ایک دوسرے کو جواب دینے اور پریس کانفرنسز میں گزر جاتا ہے، بانی پی ٹی آئی کو مائنس نہیں کیا جاسکتا وہ بڑے لیڈر ہیں، بانی پی ٹی آئی بھی مائنس نہیں ہو سکتے بانی نے پارٹی میں لوگوں کو اختیارات دیے، سیاسی کمیٹی اور کور کمیٹی بھی بنائی، ہم نے سیاسی وکور کمیٹی سے ناموں کی توثیق کروائی اور اختیارات لئے ہمیں چیزوں کو ڈی ریل کرنے کی بجائے حل کی طرف جانا چاہیے۔

بقیہ 31

پٹ فیڈر، نیشنل ریسورس گز، خضدار، وندر ڈیم، 100 ڈیمز، تیوک ڈیم، شیرینک ڈیم اور گروک ڈیم سمیت 13 وفاقی منصوبوں کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔انجینئر سمیع بلوچ نے منصوبوں کی باقاعدہ نگرانی اور فالو اپ جاری رکھنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آبی منصوبوں کی بروقت تکمیل پیش رفت اور مؤثر نگرانی ضروری ہے تاکہ پانی کے ذخائر کو بہتر انداز میں محفوظ کیا جاسکے اور ان کے ثمرات مقامی آبادی تک پہنچ سکیں۔اجلاس میں پانی کی دستیابی، زرعی سرگرمیوں، مال مویشی اور مقامی معیشت پر آبی منصوبوں کے مثبت اثرات کا بھی جائزہ لیا گیا، جبکہ متعلقہ افسران کو منصوبوں کی پیش رفت کے حوالے سے مسلسل رابطہ کاری اور فالو اپ برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

بقیہ 32

ہیں۔جن افسران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے، ان کے خلاف کوئی عملی اقدام نہیں کیا جارہا،اور محض معافی مانگنے سے سنجیدہ معاملات حل نہیں ہو سکتے۔انہوں نے مدارس کے معاملے پر بات کرتے ہوئے یاد دلایا کہ مدارس کی رجسٹریشن کے معاملے پر بھی وزیراعلیٰ نے معذرت کی تھی، تاہم تاحال حکومت کی جانب سے اس حوالے سے کسی بھی واضح پیش رفت سے آگاہ نہیں کیا گیا۔معدنیات سے متعلق قانون پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے اس معاملے پر اپوزیشن کو دھوکہ دیا، بعد ازاں بل واپس لینے کا اعلان تو کیا گیا مگر مسئلہ اب بھی جوں کا توں برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ معدنیات کے حوالے سے اپوزیشن اور تمام سیاسی جماعتوں نے باہمی اتفاق رائے سے ایک جامع ڈرافٹ تیار کرکے جمع کرایا تھا، لیکن اس کے باوجود معاملات میں کوئی بہتری نہیں آئی۔جے یو آئی کے صوبائی امیر نے واضح کیا کہ اگر حکومت نے مدارس اور معدنیات ایکٹ کے معاملات پر سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا تو جمعیت علمائے اسلام دیگر ہم خیال سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے پر مجبور ہوگی، اور موجودہ بلوچستان حکومت کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے بلوچستان میں مبینہ طور پر نجی ملیشیا کی موجودگی پر بھی سخت اعتراض اٹھایا اور مطالبہ کیا کہ اس پرائیویٹ ملیشیا کو فوری طور پر واپس بھیجا جائے۔مولانا عبدالواسع نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ اس ملک کے اصل مالک عوام اور سیاست دان ہیں، حکمران نہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ 17 نومبر سے بلوچستان کا تفصیلی دورہ شروع کریں گے اور عوام کے پاس جا کران کے حقوق کی جنگ لڑیں گے۔

بقیہ 33

غیر قانونی طریقے سے ایران جانے کی کوشش ناکام، پولیس اور پاک آرمی کی مشترکہ کارروائی میں 4 ملزمان گرفتار اور ماڑہ پولیس اور پاک آرمی نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طریقے سے براستہ اور ماڑہ ایران جانے کی کوشش کرنے والے ڈرائیور سمیت 4 ملزمان کو گرفتار کر لیا۔تفصیلات کے مطابق ڈی آئی جی مکران رینج عمران قریشی اور ایس ایس پی گوادر فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) عطاالرحمٰن کی بالخصوص ہدایات جبکہ ڈی ایس پی اورماڑہ نبی بخش رونجھو کی زیر نگرانی ایس ایچ او تھانہ صدر اورماڑہ سب انسپکٹر فتح محمد نے پاک آرمی کے ہمراہ اورماڑہ زیرو پوائنٹ پر دوران اسنیپ چیکنگ ایک مشکوک سفید رنگ کی کرولا کار (نمبری BEM-226) کو روک کر تلاشی لی۔ تلاشی کے دوران کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر بیرون ملک جانے والے 4 افراد کو تحویل میں لے لیا گیا۔گرفتار ملزمان میں ڈرائیور الٰہی بخش ولد محمد حیات سکنہ شراقی گوٹھ کراچی، صابر حسین ولد امجد حسین، محمد آصف ولد شبیر حسین، اور محمد صہیب ولد شہزاد حسین سکنہ پسرور، ضلع سیالکوٹ شامل ہیں۔پولیس حکام کے مطابق ملزمان کے خلاف تھانہ صدر اورماڑہ میں ابتدائی قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد مزید تفتیش اور قانون کے مطابق آگے کی کارروائی کے لیے انہیں وفاقی تحقیقاتی ادارے FIA کے حوالے کیا جارہا ہے۔پولیس ترجمان کا کہنا ہے کہ علاقے میں غیر قانونی سرگرمیوں اور انسانی اسمگلنگ کی روک تھام کے لیے بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی۔

بقیہ 34

چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے وفاقی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ خطے میں جاری غیر یقینی صورتحال، عالمی منڈی کے دباؤ اور بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کے باوجود پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں نمایاں اضافہ ملکی معیشت کیلئے حوصلہ افزا پیشرفت ہے۔رواں سال کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات 6.51 فیصد اضافے کے ساتھ 5 ارب 14 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئی ہیں۔ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ حجم 4 ارب 83 کروڑ ڈالر تھا۔یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ ستمبر 2026 میں بھی ٹیکسٹائل برآمدات نے مثبت رجحان برقرار رکھا۔ اس ماہ برآمدات سالانہ بنیادوں پر 8.63 فیصد جبکہ ماہانہ بنیادوں پر 6.81 فیصد بڑھ کر ایک ارب 79 کروڑ 90 لاکھ ڈالر ہوگئیں۔اگست میں یہ حجم ایک ارب 60 کروڑ جبکہ ستمبر 2025 میں ایک ارب 57 کروڑ 30 لاکھ ڈالر تھا۔ نامساعد حالات کے باوجود پاکستانی ٹیکسٹائل مصنوعات عالمی منڈی میں اپنی جگہ برقرار رکھے ہوئے ہیں۔سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا کہ ٹیکسٹائل شعبہ پاکستان کیلئے محض ایک برآمدی صنعت ہی نہیں بلکہ روزگار، صنعتی سرگرمی، زرعی معیشت اور زرمبادلہ کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے۔تاہم توانائی کی قیمتیں، بلند شرح سود، مہنگے خام مال، ٹیکسوں کا بوجھ، عالمی مسابقت اور پالیسیوں میں عدم تسلسل برآمدکنندگان کی مسابقتی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں۔حکومت کو چاہیے کہ توانائی کی مسابقتی قیمتیں، آسان فنانسنگ، بروقت ریفنڈز، جدید ٹیکنالوجی اور مستقل برآمدی پالیسی فراہم کرے۔چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے وفاقی پیداوار نے مزید کہا ہے کہ پاکستان کو روایتی ٹیکسٹائل مصنوعات سے آگے بڑھ کر ویلیو ایڈڈ گارمنٹس، ٹیکنیکل ٹیکسٹائل، برانڈڈ مصنوعات اور اعلیٰ معیار کی مصنوعات کی برآمد پر توجہ دینا ہوگی۔ یورپ، امریکہ، مشرق وسطیٰ، وسطی ایشیا اور دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں میں مارکیٹ ڈائیورسیفکیشن بھی ضروری ہے۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں موجودہ اضافہ پاکستان کیلئے اہم معاشی موقع ہے۔ حکومت برآمدکنندگان کو مستقل اور سازگار کاروباری ماحول فراہم کرے، بجلی وگیس کے نرخ مسابقتی بنائے، ٹیکس نظام آسان کرے اور ویلیو ایڈیشن و جدید ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے تو پاکستان ٹیکسٹائل برآمدات سے نہ صرف اربوں ڈالر اضافی زرمبادلہ کما سکتا ہے بلکہ روزگار، صنعتی ترقی اور مجموعی معاشی استحکام کو بھی مضبوط بنیاد فراہم کرسکتا ہے۔

بقیہ 35

پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان کے صوبائی رہنما حاجی خان محمد بزنجو نے کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی شہداء کی جماعت ہے جس نے ہمیشہ جمہوریت کے فروغ اور عوام کی فلاح کیلئے کام کیا ہے، پیپلز پارٹی کی حکومت صوبے میں بلاول بھٹو زرداری کے عوامی منشور پر عمل پیرا ہے اور عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔ یہ بات انہوں نے یہاں ملاقات کرنے والے پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہی اس موقع پر پیپلز پارٹی کے صوبائی رہنما حاجی اختر بلوچ، شاہجہان گچکی اور دیگر بھی موجود تھے۔ حاجی خان محمد بزنجو نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی عوام کی جماعت ہے جس نے ہمیشہ عوام کے حقوق کی جدوجہد کی ہے، پیپلز پارٹی نے الیکشن میں جن نعروں پر ووٹ لیا انہیں ہمیشہ عملی جامہ بھی پہنایا ہے۔انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی صوبائی حکومت صوبے میں بلاول بھٹو زرداری کے عوامی منشور پر عمل پیرا ہے اور عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے ہر ممکن اقدامات کررہی ہے اور عوام سے انتخابات کے دوران جو وعدے کئے گئے تھے انہیں پورا کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی واحد جماعت ہے جس نے پاکستان کا آئین 18 ویں ترمیم کے ذریعے مکمل کیا، بلوچستان پیکج دیا اور صوبوں کو خودمختار بنایا۔انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے شہید قائدین شہید ذوالفقار علی بھٹو، شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی سیاسی تاریخ ایک روشن باب کی طرح پورے پاکستان کے سامنے ہے ۔انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی شہداء کی جماعت اور اس وقت ملک وقوم کی بقاء کیلئے برسرپیکار ہے، پیپلز پارٹی نے ہمیشہ ملک وقوم یکجہتی کیلئے جدوجہد کی ہے اور کرتی رہے گی انتشار اور بلیک میلنگ کی سیاست کرنے والوں کو عوام پہچان چکی ہے۔انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی عوام کو اب کسی بھی قوم پرستی اور بلیک میلنگ کے نعروں سے ورغلایا نہیں جاسکتا،دہشتگردی کے خلاف جنگ میں بلوچستانی عوام اپنے حکومت اور ریاست کے ساتھ کھڑی ہے،دہشتگردوں کے سہولت کاروں اور انکے سیاسی آلہ کاروں کے منصوبے ناکام بنا دیں گے۔

بقیہ 36

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن، ڈیجیٹل گورننس کے فروغ اور صوبے میں میرٹ پر مبنی نظام کے قیام کے تحت صوبائی حکومت نے سرکاری بھرتیوں کے عمل کو شفاف، میرٹ پر مبنی اور انسانی مداخلت سے حتی الامکان پاک بنانے کی جانب ایک اہم پیش رفت کی ہے، جہاں پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر انیشی ایٹو (PPHI) بلوچستان نے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی جدید ڈیجیٹل بھرتی و اسیسمنٹ سسٹم ProMetriX متعارف کرایا ہے۔یہ جدید نظام ملازمت کے اشتہار سے لے کر امیدوار کی حتمی تقرری تک بھرتی کے پورے عمل کو ڈیجیٹل اور خودکار بنانے کے ساتھ ساتھ انسانی مداخلت، صوابدیدی اختیارات، اقربا پروری، پرچوں کے افشا ہونے اور امیدواروں کے انتخاب سے متعلق شکوک وشبہات کے خاتمے میں معاون ثابت ہورہا ہے۔ ProMetriX کے تحت امیدوار پی پی ایچ آئی کے آن لائن پورٹل کے ذریعے درخواستیں جمع کراتے ہیں، جس کے بعد نظام خودکار طور پر محفوظ کیو آر کوڈ پر مشتمل ایڈمیشن سلپ جاری کرتا ہے۔شارٹ لسٹ ہونے والے امیدواروں کی شناخت اور اسناد کی تصدیق نادرا کے ذریعے کی جاتی ہے، جبکہ تمام امیدواروں کے لیے کمپیوٹر بیسڈ ٹیسٹ بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔نظام کی ایک اہم خصوصیت روایتی پینل انٹرویو کے طریقہ کار کی جگہ معیاری سوالات پر مشتمل ویڈیو جوابات کا استعمال ہے، جن کا جائزہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے لیا جاتا ہے۔اس طریقہ کار کے ذریعے امیدواروں کی جانچ میں انسانی جانبداری اور غیر ضروری مداخلت کے امکانات کو کم کیا گیا ہے۔ پی پی ایچ آئی بلوچستان کی جانب سے اس جدید نظام کے تحت بڑے پیمانے پر بھرتی کا عمل بھی کامیابی سے مکمل کیا گیا، جس میں لیڈی میڈیکل آفیسرز، گائناکالوجسٹس، ماہرین اطفال، متعدی امراض، امراض قلب، امراض جلد، نفسیات اور پلمونری امراض کے ماہرین سمیت مختلف شعبوں کی 652 آسامیوں پر بھرتیاں کی گئیں۔ ProMetriX کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ ٹیسٹ مکمل ہوتے ہی نتائج خودکار طور پر مرتب ہوتے ہیں اور میرٹ لسٹ فوری طور پر تیار کی جاتی ہے۔ اسی طرح اجلاس کی کارروائی بھی خودکار طریقے سے مرتب ہونے کے بعد کامیاب امیدواروں کو تقرری کے خطوط جاری کیے جاسکتے ہیں، جس سے روایتی دفتری تاخیر اور غیر ضروری بیوروکریٹک مراحل میں نمایاں کمی آئی ہے۔صوبائی حکومت کی جانب سے ڈیجیٹل گورننس اور میرٹ پر مبنی بھرتی کے نظام کو فروغ دینے کا مقصد سرکاری اداروں میں شفافیت اور عوامی اعتماد کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ ProMetriX جیسے جدید نظام کو مستقبل میں دیگر سرکاری محکموں اور اداروں تک وسعت دے کر بھرتی کے عمل کو مزید مؤثر، شفاف اور قابل اعتماد بنایا جاسکتا ہے۔بلوچستان میں مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال صوبے میں جدید طرز حکمرانی اور انتظامی اصلاحات کی جانب ایک اہم قدم ہے، جو نہ صرف بھرتیوں کے عمل میں میرٹ اور شفافیت کو تقویت دے سکتا ہے بلکہ مستقبل میں پاکستان کے دیگر صوبوں کے لیے بھی ایک قابل تقلید ماڈل ثابت ہوسکتا ہے۔

بقیہ 37

قائم مقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی سے ملاقات کی۔ ملاقات میں ملک کی مجموعی سیاسی ومعاشی صورتحال، بالخصوص بلوچستان میں امن وامان، سکیورٹی، معاشی ترقی، عوامی ریلیف، صوبے کی ترقیاتی ضروریات اور عوامی فلاح وبہبود سے متعلق امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ملاقات کے دوران بلوچستان میں ترقی اور خوشحالی کے لیے صوبائی حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات، امن وامان کی صورتحال میں بہتری، عوام کو ریلیف کی فراہمی اور مختلف ترقیاتی منصوبوں پر بھی گفتگو ہوئی۔قائم مقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے کہا کہ بلوچستان ملک کاایک اہم مگر نسبتاً پسماندہ صوبہ ہے، اس لیے صوبے کی پائیدار ترقی، خوشحالی اور عوامی فلاح موجودہ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام باصلاحیت، محنتی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے مالامال ہیں، جبکہ صوبہ قدرتی وسائل اور معدنی ذخائر سے بھی بھرپور ہے۔انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے قدرتی وسائل کو مؤثر، شفاف اور بہتر انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے صوبے کے عوام کی معاشی وسماجی ترقی اور خوشحالی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے مقامی آبادی کو ترقی کے عمل میں زیادہ سے زیادہ شریک کیا جائے۔سیدال خان ناصر نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بہتری کے لیے موجودہ حکومت عسکری قیادت کے تعاون سے مؤثر اقدامات کررہی ہے۔ امن واستحکام ہی ترقی اور خوشحالی کی بنیاد ہے، اور وہ وقت دور نہیں جب بلوچستان میں پائیدار امن کے ساتھ ترقی اور خوشحالی کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا۔قائم مقام چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ بلوچستان پاکستان کی معاشی ترقی اور مستقبل میں اہم کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔